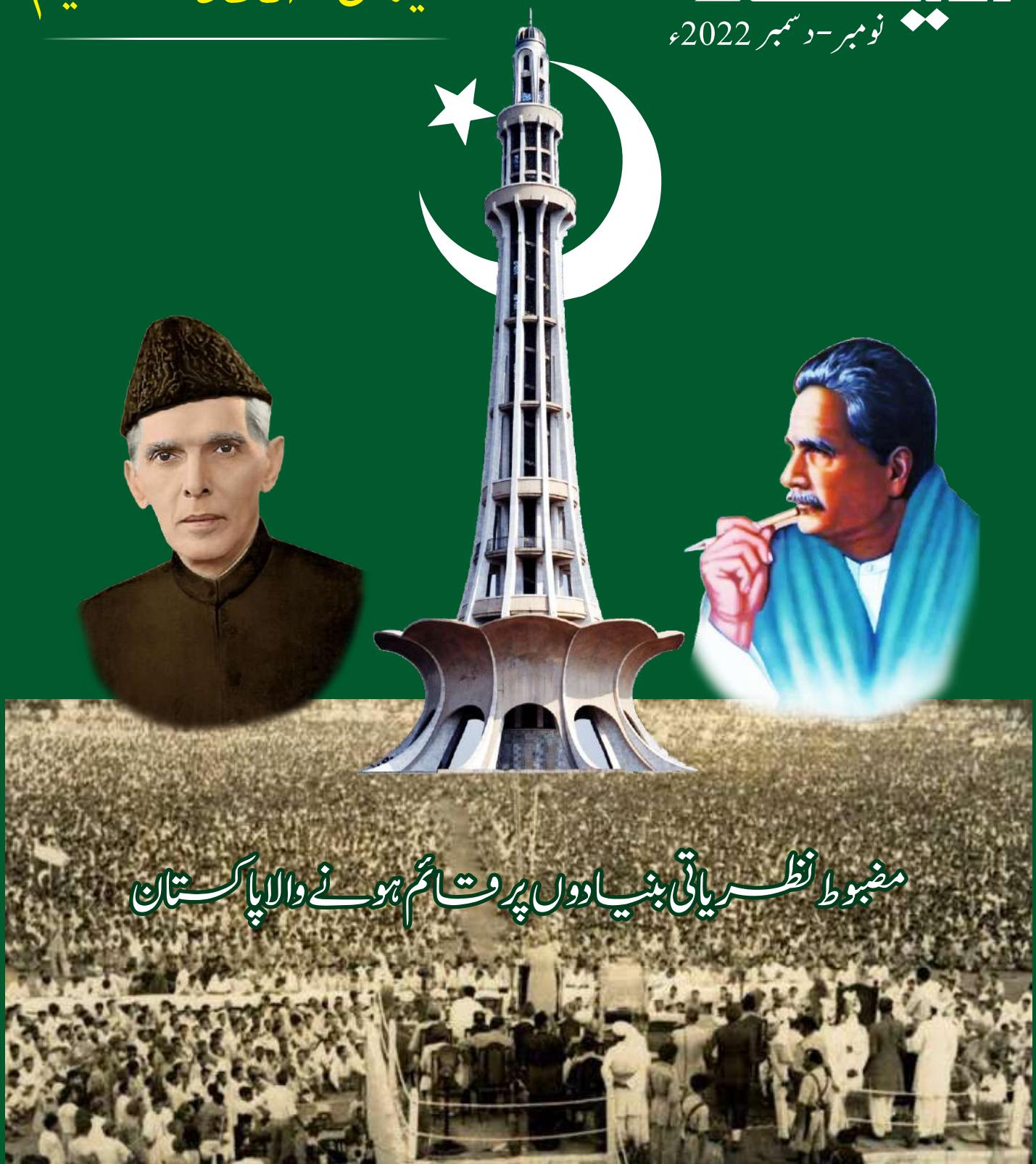


۹ احباب یقین عمل کامیابی اور فکری خود مختاری کا ترجمان  
ماہنامہ اسلام آباد  
**امیت** نومبر - دسمبر 2022ء

ایمان • اتحاد • تنظیم



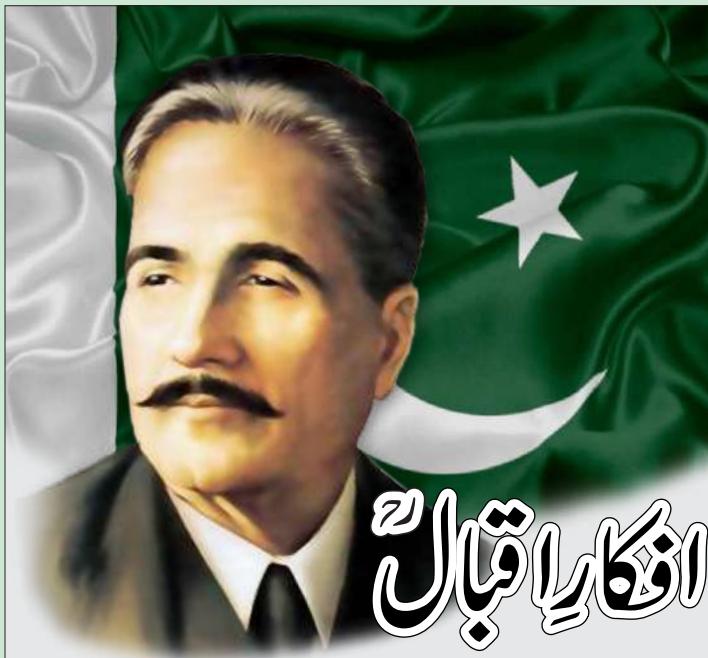
مضبوط نظریاتی بینیاد پروتائیم ہونے والا پاکستان

سلطنت سوسائٹی  
افکار و تامل و اقبال کے موضوع پر فنکر انگلیز سیمینار  
اندرونی صفحات رپورٹ



سلطانہ فاؤنڈیشن بولنگی سکول۔ Annual Day Prize Distribution Ceremony 2022

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ نیز سٹوڈنٹس نے مختلف ٹیبلوز بھی پیش کیے۔



اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی قتنہ  
املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی قتنہ  
ناحق کے لیے اٹھے تو شمشیر بھی قتنہ  
شمشیر ہی کیا نعرہ تکبیر بھی قتنہ



ہم نے پاکستان حاصل کر لیا۔ لیکن یہ ہمارے مقصد کی ابتداء ہے،  
ابھی ہم پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ حصول پاکستان کے مقابلے میں  
اس ملک کی تعمیر پر کہیں زیادہ کوششیں صرف کرنی ہے اور  
اس کے لیے قربانیاں بھی دینی ہیں۔

(قائد اعظم محمد علی جناح)



تعمیر پاکستان کوئی تھیوری نہیں ہے۔ یہ عمل مسلسل ہے اور اس کی توانائی کے چشمے افرادی قوت، مہارت اور امانت ہیں اور اس کی طاقت معاشرے کی اداراتی تنظیم  
ہے۔ منصوبہ بندی میں اولو الباب کی برهان رہنمابنے گی۔ جذباتی، غوغی اجتماع، جلسے، جلوس، نعرے، تقاریر اور تشدد کا کوئی کردار ہو سکتا۔ (ڈاکٹر نعیم غنی)

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین



نومبر - دسمبر 2022ء | شمارہ نمبر 6 | جلد نمبر 22

فاؤنڈر پیٹریشن	:	ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر	:	حسن نعیم
ایڈیٹر	:	بیگ راج
سینٹرال ایسوی ایٹ ایڈیٹر	:	محمد پرویز جگوال
ایسوی ایٹ ایڈیٹر	:	رفعت رشید
گراف ڈیزائنر	:	علی نمر الطاہری
ایڈمن و کیرہ مین	:	ناسک نذیر، ماریہ ارشد
اوی او	:	امانت ناز

ریسرچ ڈیپارٹمنٹ  
محترمہ غزالہ سرور  
**محمد پرویز جگوال** قیصر ریاض

ایڈوائزرز	:	میاں محمد جاوید (سابق چیئرمین پیغمبر)
ڈاکٹر انعام الرحمن	:	(اسکار)
سلمان تنیم	:	میمنٹ ٹرینر

اصلاح فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرست (رجسٹر)  
پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن عین غنی سٹر بیلیٹ کیس سرور

### ٹرست ممبران

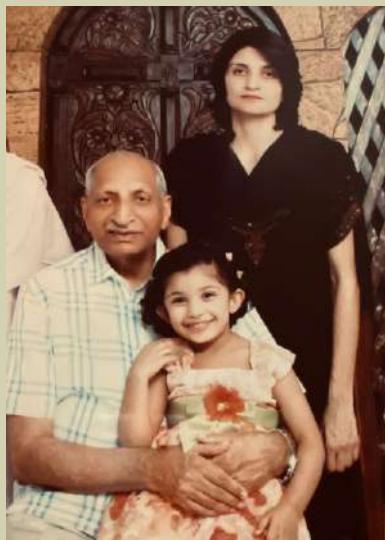
- ★ ڈاکٹر نعیم غنی (چیئرمین)
- ★ ڈاکٹر نعیم غنی (جیئر مین)
- ★ حسن نعیم
- ★ سلمان تنیم
- ★ عباد عزیز سڈل
- ★ مسز صدیقہ غنیم
- ★ چوہدری عامر اسلم
- ★ ڈاکٹر فہد عزیز
- ★ میاں محمد عرفان شخ

خط و کتابت: ماہنامہ امید، عین غنی سٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس  
فراش ٹاؤن، لہٰڑھ روڈ، اسلام آباد

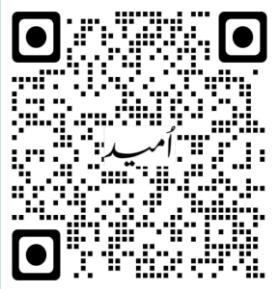
فون: 6-2618201  
P.O Box: 2700, Islamabad  
Umeed@sultanafoundation.org  
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے

”کسی کی مدد کرو لیکن کسی دوسرے کو پتہ ناچلے۔  
خوب محنت کرو اور صلة اللہ کی ذات دے گی۔“  
پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود مرحوم کی زندگی کا مشن  
انسانیت کے لیے کچھ کرتا تھا اسی لیے انہوں نے  
اپنی زندگی دوسروں کے لیے وقف کر دی۔  
سلطانہ فاؤنڈیشن فری میڈیکل لیکن میں  
کئی برس مفت خدمات انجام دینے والے  
میجاداً ڈاکٹر خالد محمود مرحوم اپنی نواسی  
الائمه طارق اور بیٹی فریجہ طارق کے ہمراہ۔  
(ایک یاد گار فوٹو)



03	ڈاکٹر نعیم غنی	نیا سال، نئے اہداف (اداریہ)
05	امید ڈیک	پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود مرحوم (فریجہ طارق کا انٹر ویو)
07	قیصر ریاض	سینئر بجنوان 'افکار قائد و اقبال اور آج کا نوجوان' (رپورٹ)
10	عائشہ شوکت	محفل ذکر الہی و سرور کو نین علی یتیم (رپورٹ)
11	ایضاً	ائیشن برائے سوڈنٹ کو نسل، ویکلم پارٹی (رپورٹ)
12	کنوں عباسی	پاکستان گرلنگ ایڈیشن (رپورٹ)
13	مصباح راشد	گرلنگہائی سکول۔ مقابلہ فنِ مصوری (رپورٹ)
13	ارم ناز	سپیشل چلدرن سکول۔ مطالعاتی دورہ ایوب پارک (رپورٹ)
14	ستارہ ظفر	سپیشل چلدرن سکول۔ سالانہ تقریب تقسیم انعامات (رپورٹ)
15	مصباح راشد	گرلنگہائی سکول۔ سالانہ تقریب تقسیم انعامات (رپورٹ)
17	نازیہ خاتون	پرائمری سکول۔ سالانہ تقریب تقسیم انعامات (رپورٹ)
18	کنوں عباسی	سپورٹس گالا (رپورٹ)
19	پرویز جگوال	فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ
25	پرویز جگوال	تحقیق
27	امید ڈیک	امید رائزز کلب کی تحریریں
40	رفعت رشید	بزمِ نوبال



اصل فکر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت فیض غنی سٹریٹ لیکن نے خورشید پرائز، اسلام آباد سے جوچا کرفتہ اہنامہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، بہتر اڑوڑ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر



فروری 1999 میں قوم کو انتباہ دیا کہ  
"Loans Save  
Governments  
Enslave People"

لیکن آج جب ہم 2009ء میں ہیں، ایک اور دہائی گزر گئی، حکومتیں آتی جاتی رہیں، قرضوں کا طوق بھاری سے بھاری ہوتا گیا اور قوم کی خود مختاری صرف بیانات تک محدود ہو گئی ہے۔ عوام کے لئے بنیادی ضروریات زندگی تک دسترس محال ہوتی جا رہی ہے اور مہنگائی نے بنیادی لوازمات کو ان کی پہنچ سے باہر کر دیا ہے۔ خوراک، رہائش، لباس کو حاصل کرنا شہری کی اپنی ذمہ داری تو ہے ہی لیکن تعلیم اور صحت جیسی ضروریات زندگی بھی اس کو خریدنا پڑ رہی ہیں۔ ٹرانسپورٹ انتہائی مہنگی ہے یا پھر ناپید ہے۔

اس کر بنا ک صورت حال کا حل طرز حکومت میں نہیں اس کا حل اپنے وسائل کے اندر رہنے اور عدم حکومت Good Governance میں ہے۔ صرف خود انحصاری ہی ہمیں ہماری خود مختاری واپس دے سکتی ہے۔ اس کلیہ پر اجتماعی سطح پر بھی سنجیدگی سے عمل کرنا ہو گا اور انفرادی سطح پر بھی اپنی

خود انحصاری کی خوبصورت اصطلاح کو اگر حقیقت بنانا ہے تو اس کے لیے ایک عزم، بہت اور مسلسل توانائی چاہیے ہو گی۔

خود اعتمادی کا میزان یقین محکم اور عمل پہیم ہو گا۔ خود مختاری ذمہ داری سے مریبوط ہے اور خود مختاری صرف اور صرف اپنی کارکردگی اور اپنی ذمہ داری بنا ہانے سے قائم رہ سکتی ہے۔ اگر میں اپنے حصہ کی ذمہ داری خوش اسلوبی سے نہیں انجام دیتا تو میرے خود مختار ہونے کا زعم بالکل ایک خود فربی ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ اگر اپنی ذمہ داری بنا ہانے کے لیے میری کارکردگی پوری نہیں تو مجھے دوسروں کی کارکردگی پر انحصار کرنا پڑے گا۔ اگر انحصار دوسروں پر ہو گا تو میں خود مختار نہیں رہ سکتا اور اس طرح میرے متعلق فیصلے دوسرے کر رہے ہوں گے۔ ہماری موجودہ اجتماعی حالت غیر تسلی بخش ہے اور اس کے اثرات افراد پر عیاں ہیں۔ اس حالت کی دو وجہات ہیں۔

(i) ایک تو پاکستانی قبائلی علاقا جات میں خلفشار اور خارجی ممالک کی طرف سے وہاں شرپندوں کی مالی اور اسلامی تحریک۔

آج قومی سطح پر ہمارے سامنے دو گیوں معاملات ہیں۔

(ii) ہماری معاشی ابتوں اور قرضوں پر انحصار۔

دودہائیاں قبل 1980ء کی دہائی میں جب یہ ورنی قرضہ جات بڑھنا شروع ہوئے تو ہم نے حلقہ اصلاح فکر اسلام آباد سے شائع ہونے والے دائري مراسلوں (فروری 1989ء) میں لکھا کہ ہماری زندگیاں ہمارے قومی وسائل کے مطابق وضع کرنے کی ضرورت ہے اور کئی اہم اقدامات لینے کی ضرورت پر زور دیا اور اگلے دس سال اس موضوع سے متعلق یادہانی کرتے رہے۔

جنوری 1999ء میں جب یہ ورنی قرضہ مسلسل بڑھ رہے تھے اور 30 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ماہنامہ "دی وائس اسلام آباد" کی اشاعت

(i) اجتماعی سطح پر ایسے فعال ادارے قائم نہیں ہوئے جو عصری چیلنجز کو سنبھالنے کے لئے لائف عمل

کیا ہم آج پھر اس صورت حال سے  
دو چار ہیں؟ یقیناً ہمیں اس صورت  
حال سے بچنے کے لئے اپنے اپنے  
حصہ کی ذمہ داری نبھانا ہوگی۔

وطن عزیز خدائی نعمت ہے۔

یہ ہمارا گھر ہے۔ ہماری پناہ گاہ ہے۔

امن و امان، عدل و انصاف کا  
پیام برہے۔

آئیں: اپنی ذمہ داری نبھا کر اس  
کی حفاظت کریں، اپنی حفاظت کریں،  
اپنے آنے والی نسلوں کی حفاظت  
کریں۔

سال 2018ء کو اپنے سفر میں ایک  
سنگ میل بنانے کا اس نعمت کے حق دار  
بن جائیں۔

**”اگر ہم سے کوئی فرد اپنی  
ذمہ داری پوری نہیں کرتا  
اور تو قع رکھتا ہے یا اصرار  
کرتا ہے کہ پہلے فلاں سطح  
کے افراد کو فلاں فلاں کام  
پورا کرنا چاہیے تو پھر یقیناً ہر  
کوئی دوسرے کی طرف  
انگلی اٹھاتا رہے گا اور ہماری  
بے عملی کا نتیجہ میں ہماری  
کمزوری بڑھتی جائے گی۔“**



## کسی معاشرے کی اٹھان اور پہچان

اس معاشرے کے مضبوط ادارے بناتے ہیں۔

اور یہ ادارے بھی افراد ہی بناتے ہیں جن کا علم، تربیت،

بنیادی اقدار اور رویے ان اداروں کی پروش کرتے ہیں۔

حصہ کی ذمہ داری پوری نہ کرنے کا جواز نہیں بن سکتا۔ ہمارا فرض ہے اور فرض عین ہے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنی ذمہ داری کو خوش اسلوبی سے نبھائے اور اپنے ارادگرد دوسرے افراد یا اپنے سے اعلیٰ سطح کے افراد کو سمجھاتا رہے لیکن ان سب کی بے عملی یا کچھ عملی کو اپنی ذمہ داری پوری نہ ہونے کا جواز نہیں بنالے۔

ہم سب اپنی اپنی سطح پر بہت سارے چھوٹے چھوٹے کام کر سکتے ہیں۔ ہمیں سورج طلوں ہونے کا انتظار نہیں کرنا اپنے اپنے حصہ کا دیا جلاتے جاتا ہے۔ اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کو حفیر نہ سمجھیں۔ یہی چھوٹے چھوٹے کام بڑے بڑے کاموں کا پیش خیمہ بنتے ہیں اور اگر سوچا جائے تو اگر کوئی فرد چھوٹا کام نہیں کر سکتا تو کوئی بڑا کام کیسے کر سکے گا۔

ہم میں سے ہر فرد کے دو فرض ہیں: پہلا یہ کہ وہ علم تربیت اور محنت سے اپنی صلاحیت کو بڑھاتا رہے اور دوسرا اپنی صلاحیت کے مطابق اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے۔ یہی ہماری کامیابی اور ہماری خوشنگواری کی ضمانت ہے۔ اگر ہم سے کوئی فرد اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتا اور تو قع رکھتا ہے یا اصرار کرتا ہے کہ پہلے فلاں سطح کے افراد کو فلاں فلاں کام پورا کرنا چاہیے تو پھر یقیناً ہر کوئی دوسرے کی طرف انگلی اٹھاتا رہے گا اور ہماری بے عملی کے نتیجہ میں ہماری کمزوری بڑھتی جائے گی اور اغیار ہماری خود مختاری ہمارے معاشرے کی تشکیل، ہماری سمت اور ہماری منزل کے فیصلے کرنا شروع کر دیں گے۔

اپنی ذمہ داری نبھانے کے رویوں کو رواج دینا ہوگا اور جس تبدیلی کا ہم پر چاہر کرتے ہیں ہم پر لازم ہے کہ ہم خود اس تبدیلی کا حصہ بن جائیں۔

ایک طرف جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر فرد کو اپنی اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے اس فرد کے راستے کی رکاوٹوں کو دور کرنا پہلا قدم ہو گا اور پھر اس فرد کو با اختیار بنانا دوسرا قدم ہونا چاہیے۔

دوسری جانب اگر دیکھا جائے تو کسی معاشرے کی اٹھان اور پہچان اس معاشرے کے مضبوط ادارے بناتے ہیں۔ اور یہ ادارے بھی افراد ہی بناتے ہیں جن کا علم، تربیت، بنیادی اقدار اور رویے ان اداروں کی پروش کرتے ہیں۔ یہ ایک اجتماعی کوشش کے ضمن میں آئے گا۔

آج آزادی کے 70 سال میں عمومی طور پر زیادہ تر لوگ ان اجتماعی اقدامات کا انتظار کرتے رہے ہیں اور نفسیاتی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ وہ بطور ایک فرد کیا کر سکتے ہیں جبکہ ان کی مدد کے لئے فعال ادارے موجود نہیں لیکن آج ہم اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارا کوئی غدر اپنے



سے 1969 میں واپس آئے اور پھر 1970 میں انہوں نے کچھ عرصے کے لیے آرمی جوانی کی۔ لیکن 6 ماہ میں ہی مستعفی ہو گئے اس جا ب سے۔ آر۔ ایم۔ سی گورنمنٹ کی جا ب کو جوانان کیا اور ساتھ ہی ان کو ایران سے بھی جا ب کی آفر آ گئی Iranian Imperial Force میں جا ب کی۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود کی دختر محترمہ فریجہ طارق نے کہنا تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایک مذہبی انسان تھے تھوڑے گزار تھے اسلامک سکالرز کو شوق سے سنتے تھے۔ انہوں نے ہمیں ہماری والدہ کے بعد اس طرح سے سنبھالا کہ ہمیں ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔ انہوں نے ہمیں ہمیشہ Support دی اور وہ ہمارے ہر طرح کے رہنماء تھے۔ ہمیں نماز پڑھنے کا کہتے تھے دوسروں کا احساس کرتے تھے، بہت مستقل مزاج اور اصول پسند انسان تھے ان کے کچھ اپنے نظریات تھے جن کے وہ پابند تھے سیاست سے ہمیشہ دور رہے ہر ضرورت مند کی مدد کرنا چاہتے تھے اور کرتے بھی تھے وہ کہتے تھے کہ کسی کی مدد کرولیکن کسی دوسرا کو پتہ نہ چلے۔

## پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود مرحوم پروفیسر آف ای این ٹی ڈاکٹر خالد محمود چوہدری مرحوم کی بیٹی فریجہ طارق اور نواسی الائمنہ طارق کی ماہنامہ امید سے خصوصی گفتگو۔

کوہہ اس دارفانی سے اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ شعبۂ طب میں ان کی خدمات کے علاوہ فاؤنڈیشن کے تعلیمی مد میں بھی قابل قدر خدمات تھیں۔ وہ مستحق طلبہ کی باقاعدگی سے مالی مدد بھی کرتے تھے اللہ پاک ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جیل عطا کرے (آئین)

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سلطانہ فاؤنڈیشن کے بانی ڈاکٹر نعیم غنی کے فیملی فرینڈ تھے 1964 میں میوہسپتال میں بطور ہاؤس سرجن تعینات ہوئے اور اس میں انہوں نے رجسٹر کا کام بھی کیا اسی سال ان کی شادی بھی ہوئی اور وہ اپنی اہلیت کے ہمراہ لندن چلے گئے اور وہیں بطور ڈاکٹر اپنی طبی خدمات سرانجام دیتے رہے وہاں انہوں نے 7-6 سال کا عرصہ گزارا اور پھر پاکستان واپس آ گئے۔ انگلینڈ

- حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ہمیشہ ساتھ پورا کیا۔
- جب سے ہوش سنبھالا ہمارے گھر میں ڈاکٹر نعیم غنی کا ذکر ہوتا تھا۔
- میرے والد دھوکے کھا کر بھی دوسروں کی مدد کرتے رہتے تھے۔
- نانارات کو بھی مريضوں کو چیک کرنے چلے جاتے تھے۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود 8 سال کے تھے جب آپ کے والد محترم میاں نور الدین جاندھر سے پاکستان ہجرت کر کے آئے تھے وہ ایک سکول ٹیچر تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ ساہیوال میں گزارا اور وہیں کے مقامی سکول و کالج سے میٹرک اور ایف۔ ایس۔

سی کا امتحان بھی پاس کیا۔ اور پھر راولپنڈی شفت ہو گئے۔ اور

1959 میں انہوں نے میوہسپتال سے گرجو یت کیا اور کنگ ایڈورڈ کالج

لاہور سے MBBS کیا اور طب کی ڈگری لی۔ اپنی طبی خدمات کے لیے

انہوں نے سب سے پہلے اپنے ملک پاکستان کو ہی چنا۔ انہوں نے اپنے پروفیشن کو ہمیشہ ترجیح دی۔ انہیں

**Life Time**

**Achievements**

**Awards** سمیت کئی ایوارڈ بھی ملے۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود ENT Specialist تھے اور 2006 سے سلطانہ فاؤنڈیشن کے فری کلینک میں بطور رضا کار ڈاکٹر کے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ وہ مورخہ 19 اگست بروز جمعہ 2022ء

زندگی کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی تھا کہ جس میں انہوں نے یمار لوگوں کی صحت کے لیے خود کو وقف کر رکھا تھا۔ انہوں نے حقوق العبادی ادا بیگنی کو ہمیشہ اپنا نسب اعین بنائے رکھا اور اسی مشن پر کام کرتے ہوئے اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ پاک ان کی روح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

کے مشن کو جاری رکھنا چاہتی ہیں۔ تاکہ ان کی ذات کے لیے صدقہ جاریہ بنے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں صحیح 8 بجے گھر سے نکلا اور اوردن 2 بجے گھر واپس آنا اور نماز آرام کے بعد پھر سے 4 بجے نکلا اور رات 9 بجے تک واپس آنا اس دورانیے میں انہوں نے مسلسل مریض ہی چیک کرنے ہوتے تھے۔ ان کے لیے ان کی

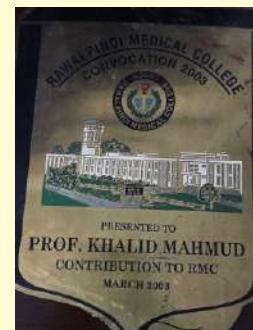
خوب محنت کرو اور صلہ اللہ کی ذات دے گی۔ غرباء کے لیے عطیات دیتے تھے۔ طلباء طالبات کی تعلیم میں امداد کرتے تھے۔ انسانیت کو پسند کرتے تھے۔ ان کی زندگی کا مشن تھا انسانیت کے لیے کچھ کرنا اس لیے انہوں نے اپنی زندگی دوسروں کے لیے وقف کر دی۔ فریجہ طارق کا کہنا تھا کہ وہ اپنے والد محترم ڈاکٹر خالد محمود



اسلامک ائمہ تشیع میڈیکل کالج کی جانب سے  
10 سالہ خدمات کے اعتراف میں گولڈ شیلد دی گئی۔



ہویلی ہپتال اور راولپنڈی جزل ہپتال (بے نظیر ہپتال)  
ENT ساف کی جانب سے اعزازی شیلد دی گئی۔



اسلامک ائمہ تشیع میڈیکل کالج کی جانب سے  
10 سالہ خدمات کے اعتراف میں گولڈ شیلد دی گئی۔



ہویلی ہپتال اور راولپنڈی جزل ہپتال (بے نظیر ہپتال)  
کی جانب سے لاکف ٹائم چیجو میٹ اپوارڈ سے نوازا گی۔



راولپنڈی میڈیکل کالج میں اپنے کو لیگز کے ساتھ

## سیمینار بعنوان "افکار قائد و اقبال اور آج کا نوجوان"



رپورٹ: قیصر ریاض

نعم غنی سنٹر معاشرے کی فکری تعمیر و تشکیل نو میں اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے نعیم غنی سینٹر کی طرف سے خصوصاً ہمارے نوجوان طلباء کے لیے ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس کا موضوع تھا "افکار قائد و اقبال اور آج کا نوجوان"۔ اس سیمینار کے مقاصد میں جہاں طلباء کو ایک تخلیقی سرگرمی میں ملوث کرنا شامل تھا وہاں ان کو اپنے اسلاف کے اندازِ فکر و عمل سے روشناس کرانا بھی تھا۔ یعنی ہمارے اسلاف نوجوانوں کے لیے کیا سوچتے تھے اور انہیں کیا دیکھنا چاہتے تھے۔



اس سیمینار میں متفرق علمی و ادبی شخصیات نے بطور مہمان گرامی شرکت کی جن میں پروفیسر ڈاکٹر مستفیض احمد علوی صاحب، ڈاکٹر مرتضی مغل صاحب اور معروف صحافی محترمہ تنزیلہ مظہر صاحب بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ چیئر مین سلطانہ فاؤنڈیشن، وائس چیئر مین، ڈائریکٹر صاحبان، اساتذہ اور بالخصوص طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جس کی سعادت بوانہ ہائی سکول سے محمد علی نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت گرلنے والی سکول کی طالبہ مریم بتول نے پیش کیا۔ نعیم غنی سینٹر سے ریسرچ آفیسر قیصر ریاض نے آغاز میں سیمینار کے اغراض و مقاصد اور افادیت پربات کی۔ نعیم غنی سینٹر سے اقبال کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے علی عمر نے اقبال کی شاعری سے اپنا انتخاب پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد

- سلطانہ فاؤنڈیشن افکار قائد و اقبال کا عملی نمونہ ہے۔

- ہر سلطانہ نین اقبال کا شاہین ہے۔

- ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کے رفقاء نے کام، کام اور بس کام کی روشن مثالیں قائم کیں۔

- اصلاح فکر ٹرسٹ کے احباب یہ بیضا لئے نسل نو کی رہنمائی میں مصروف ہیں۔

- اقبال نے قوم کی بیماریوں کا تعین کر کے اس کا علاج تجویز کیا۔

- شاعر مشرق کے خواب کی اصل تعبیر قائد اعظم کی صورت میں ملی۔

فکر انگیز سیمینار میں مقررین کا اظہار خیال۔

انداز میں اقبال اور قائد اعظم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اقبال کے اشعار اور قائد کے فرمان پڑھ کر سنائے۔ سمینار کی انفرادیت اور اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے طلباء کاظہار خیال کا موقع دینے کا ہتمام بھی کیا گیا تھا۔ جس کے تحت کالج آف کامرس کے طلباء کشف، اقرار، بحث اور علی شان نے موضوع کے حوالے سے تقاریر کیں۔ ان کے بعد محترمہ تنزیلہ مظہر صاحب نے خصوصاً سٹوڈنٹس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو بنانے میں اخلاقی اقدار کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ یہ پاکستان بلا تفریق سب کے لیے بنا تھا۔ جو چیز آپ کو لیڈر بنا سکتی ہے وہ آپ کا علم ہے۔ علم صرف کتاب میں لکھا نہیں ہوتا بلکہ یہ ہر ممکن جگہ سے سیکھا جا سکتا ہے۔ محترم ریاض بیگ راج صاحب نے طلباء سے غیر رسمی گفتگو بھی کی اور ان کی شرکت کو بڑھانے کے لیے ان سے اقبال کے اشعار بھی سنے۔

اس کے ساتھ ہی مہماںان گرامی اسلامک سکالر ڈاکٹر مستفید احمد علوی صاحب کا تعارف پیش کیا اور ان کو خطاب کے لیے مدعو کیا۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر مستفید احمد علوی نے کہا کہ انہیں سمینار میں شرکت کر کے خوشی ہے اور انہوں نے ما یوسی اور تقدیم کے اندر ہیروں میں سلطانہ فاؤنڈیشن کو ایک امید اور روشن مستقبل کی نوید قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بانی پاکستان بھی اقبال ہی کا خواب ہیں کیوں کہ وہ جو ہر شناس

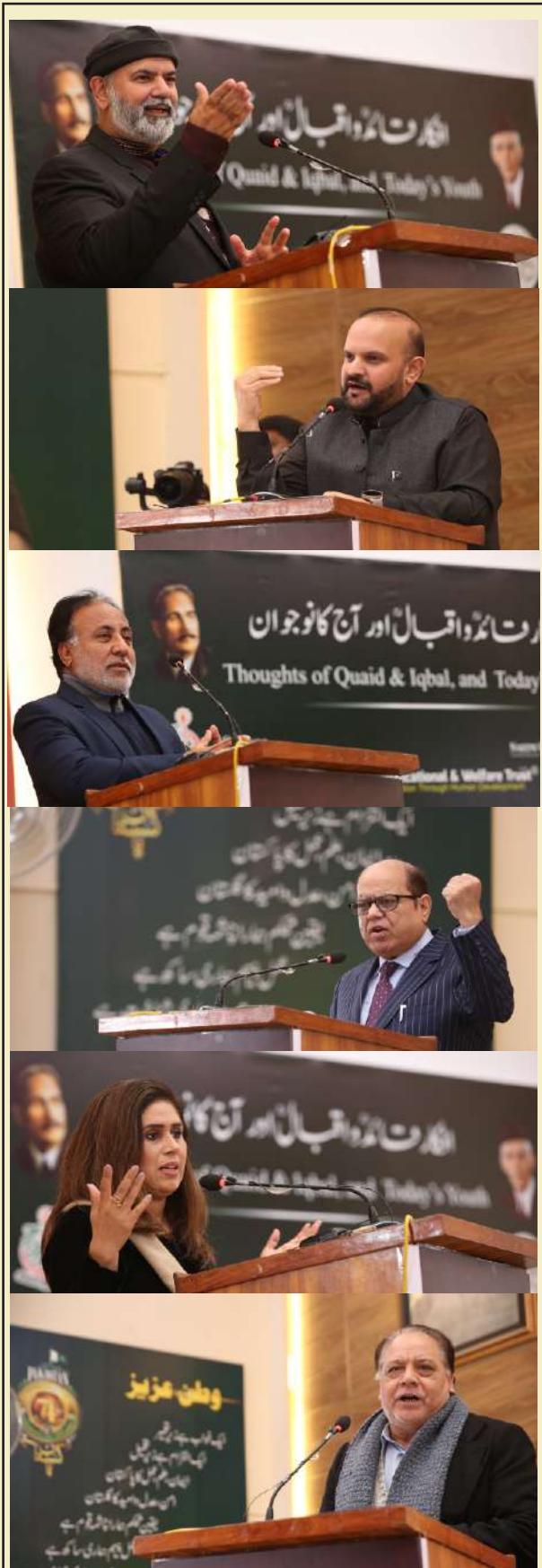


ڈگری کالج فار ویمن کی طالبات نے کلام اقبال بڑھے بلوچ کی نصیحت بیٹے کو خوبصورت طرز میں پیش کیا۔

پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے نعیم غنی سینٹر کے ڈاکٹر یکٹرمیڈیا اینڈ پبلیکیشنز محترم ریاض بیگ راج صاحب نے بہت خوبصورت، پر جوش اور والہانہ انداز میں سلطانہ فاؤنڈیشن کی تاریخ اس کے مشن تعمیر معاشرہ بذریعہ تعمیر افراد اور معاشرتی اصلاح کے لیے اس کے مختلف شعبہ جات کا جامع تعارف پیش کیا۔ انہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کے بانی محترم ڈاکٹر نعیم غنی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی زندگی کو نوجوانوں کیلئے ایک مثال قرار دیا۔ انہوں نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سب اقبال کے شاہین ہیں اور وہ جو چاہیں بن سکتے ہیں۔ اس کے بعد مہماںان گرامی میں سے ڈاکٹر تضییغ مغل صاحب نے اپنا خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے ڈاکٹر نعیم غنی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے افکار قائد و اقبال کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقبال مفسر قرآن تھے اور قائد اقبال کے چندہ لیڈر تھے۔ انہوں نے کہا کہ قائد کا فرمان ہے کہ علم تواریخ سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقبال کے مطابق اگر آپ نے نوجوانوں کو علم، کردار اور اخلاق کا نمونہ بنانا ہے تو ان کی نگاہ کو مسلمان کر لیں تب ہی معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے۔

بعد ازاں پرائمری سکول کے طلباء نے اپنے منفرد اور دلنشیں





تھے اسی لیے انہوں نے قائد کا انتخاب بھی کیا۔ اس سینیار میں خصوصی طور پر اچھی کارکردگی دکھانے والے اساتذہ اور بالخصوص طلباء کو 'میڈل آف ایکسلنس' سے نوازا گیا۔ اساتذہ میں بوائز سکول سے فریلک انٹرکٹر سرور ڈگر صاحب، گرلنڈ سکول سے محترمہ سیمیر علی، پرانگری سکول سے فریلک انٹرکٹر شازیہ آصف اور ڈگری کالج فار ویمن سے فائرن آرٹس کی لیکچر ارعنڈ لیب تبسم کو میڈلزدیے گئے۔ اس کے علاوہ طلباء میں سکول کو کا الجزر سے ہیڈ باؤائز اور ہیڈ گرلنڈ، میٹرک میں بورڈ کے امتحان میں عمدہ کارکردگی دکھانے والے طلباء، ہاکی پلیئر ز اور سکاؤٹس کی کلیئری کے تحت بچوں میں میڈلز قسم کیے گئے۔

اس کے بعد ڈگری کالج فار ویمن کی طالبات نے کلام اقبال پر ایک دلفریب ٹیبلو پیش کیا اور خوب داد وصول کی۔ محترم وائس چیئرمین حسن نعیم نے شرکاء سے خطاب کیا۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم نے بھی شرکاء سے خطاب کیا۔ سینیار میں شرکت کرنے والے مہمانان گرامی کو چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن کی جانب سے اعزازی شیلڈز دی گئیں۔ آخر میں قومی ترانہ کے احترام میں تمام شرکاء کھڑے ہوئے جس کے بعد یہ سینیار اپنے اختتام کو پہنچا اور مہمانان گرامی، سلطانہ فاؤنڈیشن کی میمنش، طلباء اور سراف کا فوٹو سیشن ہوا۔

☆☆☆



# محفل ذکر الٰہی و سرور کو نین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ

رپورٹ: عائشہ شوکت

اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خطبہ جتنۃ الوداع کے نکات کو ملٹی میڈیا پر پیش کیا گیا۔ حضور نبی کریمؐ کی سنتوں کے حوالے سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنیں سوڈنٹس نے بیان کیں اور آئندہ ان پر عمل پیرا ہونے کا عہد کیا۔ نبیؐ کی سیرت مبارکہ کے بارے میں لیکھ رار سمیرا کوثر (شعبہ اردو) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لیکھ رار بسمہ ریاض شعبہ (مطالعہ پاکستان) نے ایک مسحور گن کلام کو خوبصورت الفاظ کی

پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین فراش ٹاؤن اسلام آباد کے زیر اہتمام بدھ 19 اکتوبر 2022 کو 'محفل ذکر الٰہی و ذکر مصطفیٰ' کا انعقاد کیا گیا۔

تقریب کے شرکاء میں پرنس پرنس سلطانہ ڈگری کالج پروفیسر غزالہ خالد صاحب، واں پرنسپل آسیہ ارشد صاحبہ اساتذہ کرام اور طالبات نے شرکت کی۔ پُر تقدس تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلام



صورت میں پیش کیا۔ سال چہارم کی رمشہ گل، اور اقراء ظفیر نے محفل میں قصیدہ بردہ شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل۔ تقریب کے آخر میں استٹنٹ پروفیسر مس یاسمن ملک (شعبہ اسلامیات) نے نہایت عقیدت اور عاجزی سے دعا کر کے تقریب کا اختتام کیا۔

☆☆☆

پاک سے ہوا۔ تلاوت کی سعادت سال دوم کی "شاعرمن" نے حاصل کی۔ سال دوم سے ہی، آئشہ فضل، اور ساتھیوں نے اسماء الحسنی کو پر اڑاواز میں پیش کیا۔ سال چہارم سے شہربانو، اور سال دوم سے قصیٰ ضمیر نے شان رسالت میں ہدیہ نعمت پیش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے حوالے سے سال چہارم کی طالبہ کوہل حمید نے

## پنس سلطانہ ڈگری کالج فارویمن، ویکم پارٹی 2022ء

### رپورٹ: عائشہ شوکت

پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین فراش ٹاؤن اسلام آباد کے زیر انتظام منگل 8 نومبر 2022ء کو ویکم پارٹی منعقد کی گئی۔ جس میں ڈائریکٹر / پرنسپل پنس سلطانہ ڈگری کالج پروفیسر غزالہ خالد صاحبہ، وائس پرنسپل مسز آسیہ ارشد صاحبہ علاوہ اذیں تمام اساتذہ کرام اور طالبات بھی اس رنگارنگ تقریب میں شریک تھیں۔ نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیاں بھی تعلیمی تدریس کے دوران بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ انسانی نظرت ہے کہ وہ یکسانیت اور جمود سے اکتا جاتا ہے۔ اس نظریے کے پیش نظر ڈگری کالج میں ہم نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ویکم پارٹی بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ طالبات نے بہت پر جوش انداز میں پارٹی کے پروگرام میں حصہ لیا۔ سال چہارم اور سال دوم نے بہت خوش دلی کے



ساتھ سال اول اور سال سوم کو خوش آمدید کہا۔ مزاجیہ ٹیبلو اور گائیکی میں طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک مزاجیہ قوالی بھی پیش کی گئی جسے تمام شرکاء نے تالیاں بجا کرداد دی۔ طالبات کھانے کے لئے خوش ذائقہ پکوان بنایا کر لائیں۔ طالبات کے ساتھ ساتھ اساتذہ بھی اس تقریب سے خوب لطف اندوز ہوئیں۔

پروگرام کے آخر میں شعبہ اردو سے مس نزہت پروین نے اپنی کمی ہوئی مزاجیہ شاعری پیش کی جس سے اس تقریب کو چارچاندگ گئے۔

## ایکشن برائے سٹوڈنٹ کونسل 2022-2023

### رپورٹ: عائشہ شوکت

پنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میں ڈسپلن کمیٹی کے زیر انتظام سوموار 24 اکتوبر 2022 کو سٹوڈنٹ کونسل کے ممبران کے انتخاب کے لیے ایکشن کا اہتمام کیا گیا۔ پرنسپل پروفیسر غزالہ خالد صاحبہ نے باقاعدہ طور پر ربن کاٹ کر ایکشن کا افتتاح کیا۔ پریزیڈنٹ، وائس پرنسپل، ڈسپلن سیکرٹری کے عہدے کیلئے ایکشن منعقد کیا گیا۔ چاروں عہدوں کے لئے الگ الگ بیلٹ باس تیار کروائے گئے۔ ایکشن میں کالج کی تمام طالبات نے بڑے جوش و خروش



سے حصہ لیا اور اپنا اپنا ووٹ کا سٹ کیا۔ آخری مرحلے میں ڈسپلن کمیٹی نے وٹوں کی لگتی منظم اور شفاف طریقے سے مختلف اساتذہ کی مگرانی میں کروائی۔ حتیٰ نتائج کا اعلان کالج کی اسمبلی میں ڈسپلن کمیٹی کی انچارج مس نزہت افتخار نے کیا۔

پریزیڈنٹ علیہ رہب (سال چہارم)، وائس پریزیڈنٹ انشاء علی (سال سوم)، ڈسپلن سیکرٹری ایمان اصغر (سال دوم) اور جوانست سیکرٹری ایمان فاطمہ (سال اول) منتخب ہوئیں۔

## پاکستان گرلز گائیڈ ایسوی ایشن

رپورٹ: کنول عباسی

کی معلومات حاصل کر کے انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کر دینا اور اس کو دھمکیاں وغیرہ دینا شامل تھا اس کے بعد انہوں نے گائیڈز سے پوچھا کہ اگر ایسی حرکات آپ میں سے کسی کے ساتھ ہوئی ہیں تو شیئر کریں۔ جس پر کچھ طالبات نے اپنے ساتھ ہونے والے واقعات کا ذکر کیا جس پر میڈم ماریہ نے مشورہ دیا کہ پہلے تو آپ کم سے کم اکاؤنٹ بنائیں اور اگر ایسا کوئی مسئلہ ہو تو اپنے والدین کو آگاہ کریں۔ جس کے بعد میڈم صدف نے کے Sexual Harrasment بارے میں بتایا۔



اس کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا جس میں Miss Christina جن کا تعلق برازیل سے تھا۔ ان کی

زندگی میں ایک حادثہ ہوا جو کہ ان کے بیٹے کی موت کے حوالے سے تھا۔ جس کی موت منشیات کی وجہ سے ہوئی تھی۔ جس کے بعد میڈم کر سٹیشن نے منشیات پر کام کرنا شروع کیا اور خصوصاً جوانوں کی آگاہی کے لئے انہوں نے ایک NGO کھولی جو کہ ان کے بیٹے کے نام پر تھی (KKAWF)۔ انہوں نے تمام طالبات کو تفصیلًا منشیات کے نقصانات کے بارے میں بتایا۔ منشیات ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اسکی زندگی کو معاشی اور اخلاقی طور پر تباہ و بر باد کر دیتی ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو اس کے بعد انہوں نے Rehabilitation Center کے بارے میں بتایا۔ ان کے اس لیکھ سے تمام طالبات کو بہت معلومات حاصل ہوئیں۔ تقریب کے آخر میں مہماں خصوصی کے ساتھ گروپ فوٹوگئی اور ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

پاکستان گرلز گائیڈ ایسوی ایشن کے زیر اہتمام 30 نومبر 2022 کو "Days of Activism" گرلز گائیڈ، 9/1-H اسلام آباد میں منعقد کی گئی جس میں پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی 15 طالبات نے شرکت

کی ان کے ہمراہ دو ٹیچرز مس بسمہ ریاض اور مس کنول عباسی نے بھی شرکت کی۔

تقریب کے پہلے حصے Online Gender Based Violence کے عنوان پر بات کرتے ہوئے بتایا گیا کہ انٹرنیٹ کی مختلف اپلیکیشن کو استعمال کرتے ہوئے ہم کس طرح

محفوظ رہ سکتے ہیں؟ اور اپنے اکاؤنٹ کو کس طرح سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بتایا گیا کہ عورتیں کس طرح خود کو ان غیر اخلاقی حرکات سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ جس میں ان کا عنوان تھا "She (Online Surfs Freedom)" اس کے بعد ماریہ صابری نے Gender Based Violence کے بارے میں بتایا اس سے مراد کسی کی ذاتی معلومات کو پیک کر لینا اور کسی کی ذاتی تصاویر کو پیک کر دینا ہے انہوں نے تمام ذرائع کے بارے میں بتایا جس سے یہ غیر اخلاقی حرکات جنم لیتی ہیں جن میں دوسروں کو تنگ کرنا، کسی کی ذاتی تصاویر کو اپ لوڈ (upload) کر دینا اور اس پر مختلف قسم کی Memes بنانا، کسی کی معلومات حاصل کرنا اور پیک کرنے کے بعد اس کو دھمکانا، کسی پر بلا وجہ تنبیہ کرنا، ہر وقت نفرت انگیز باتیں کرنا، کسی کی شخصیت کے بارے میں برا بھلا کہنا، پہلے کسی سے دوستی کرنا اور پھر اس

## سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول کا مطالعاتی دورہ ایوب پارک

رپورٹ: ارم ناز

مورخہ 3 دسمبر بروز ہفتہ سپیشل چلڈرن سکول کے طلباء و طالبات اور اساتذہ کے لیے ایک مطالعاتی دورے کا اہتمام کیا گیا۔ 3 دسمبر معدود بچوں کا عالمی دن بھی تھا اس لیے بھی یہ دورہ بہت اہمیت کا حامل تھا۔ صبح 8 بجے طلباء و طالبات اور اساتذہ سکول میں جمع ہونا شروع ہوئے اور تقریباً 9:30 پر بچے اپنی اساتذہ کے ساتھ گاڑیوں پر سوار ہو کر ایوب پارک کی طرف روانہ ہوئے۔ اور 10:30 پر ہم ایوب پارک میں داخل ہوئے۔ بچے اور اساتذہ پارک میں داخل ہوتے ہی خوشی سے کھل اٹھے۔ معدود بچوں کے عالمی دن کی وجہ سے بچوں کو پارک میں



جمولوں کے فری ٹکٹ دیئے گئے۔ سب سے پہلے بچوں کو منی ٹرین پر بٹھایا گیا۔ اس کے بعد بچوں کو مختلف اقسام کے جانور اور پرندے دیکھائے گئے جس سے بچے بہت لطف انداز ہوئے مختلف جھولے بھی جھولے گئے۔ اس کے بعد اساتذہ اور بچوں نے لخت کیا۔ لخت کے بعد بچے ایک بار پھر پارک میں گھونٹے گئے اور تقریباً 3:00 بجے بچے اپنی اپنی گاڑیوں میں واپسی کے لیے سوار ہو کر سلطانہ فاؤنڈیشن کی طرف روانہ ہو گئے۔

## مقابلہ فن مصوری و دستکاری

رپورٹ: مصباح راشد

5 دسمبر 2022 کو سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنگ ہائی سکول میں مقابلہ فن مصوری و مقابلہ دستکاری کا انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلہ کا انعقاد مسز راشد سنتی کے زیرگرانی سکول کے احاطے میں کیا گیا۔ اس مقابلہ میں مختلف کلاسز کی 25 طالبات نے حصہ لیا اور بھر پور جوش و جذبے کا مظاہرہ کیا۔ فن مصوری میں حصہ لینے والی طالبات کی تعداد 13 اور فن دستکاری میں حصہ لینے والی طالبات کی تعداد 12 تھی۔ مقابلہ کا وقت صبح 10:00 سے 11:30 بجے تھا۔

مقابلہ کے دوران پر نیپل میڈم ٹھمیہ رانی اور وائس پرنسپل مسز لبی کوثر نے دورہ کیا۔ انہوں نے طالبات سے ان کے کام کی نویعت کے لحاظ سے سوالات کیے اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

مقابلہ کے اختتام پر وائس پرنسپل مسز لبی کوثر نے کامیاب ہونے والی طالبات میں انعامات تقسیم کیے۔

مقابلہ مصوری میں پوزیشن لینے والی طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

- 1۔ آنسہ (نہم اے)
- 2۔ سحر النساء (نہم بی)
- 3۔ نایاب کنوں (وہم اے)

مقابلہ دستکاری میں پوزیشن لینے والی طالبات کے نام مدرج ذیل ہیں۔

- 1۔ ماہ نورخان (وہم سی)
- 2۔ نرجس زہرا (وہم بی)
- 3۔ تنسہ جبیل (نہم اے)

☆☆☆

# سالانہ تقریب تقسیم انعامات اور سپیشل بچوں کا عالمی دن

رپورٹ: ستارہ نظر

اور بھرپوردادی۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا جس کے لئے جناب چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم، وائس چیئرمین اکیڈمکس جناب خالد محمود اختر اور پرنسپل مسز شاستہ کیانی کو باری باری سُنج پر بلا یا گیا اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بہترین معلّمہ مسز زیب النساء کوشیلہ، سرٹیفیکیٹ اور کیش انعام سے نوازا گیا۔ اور تمام اساتذہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے ان میں بھی سرٹیفیکیٹ تقسیم کیے گئے۔ سکول کی آیا زکوکیش انعام دیا گیا۔

14 دسمبر 2022ء کو سلطانہ فاؤنڈیشن سپیشل چلڈرن سکول کے زیر اہتمام سالانہ تقریب تقسیم انعامات اور سپیشل بچوں کے عالمی دن کے عنوان سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے شرکاء میں معزز مہماں خصوصی جناب چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم، وائس چیئرمین حسن نعیم، وائس چیئرمین اکیڈمکس انجینئر خالد محمود اختر تمام شعبوں کے سربراہان، اساتذہ، والدین اور طلباء و طالبات شامل تھے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد قوت سماعت و گویائی سے محروم بچیوں نے آقائے رسول ﷺ کو نعمت کی صورت میں



اس کے بعد مہماں خصوصی جناب چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بچوں کو ان کی کارکردگی پر خوب داد دی تقریب کے اختتام پر قوت سماعت و گویائی سے محروم طلباء نے اشاراتی زبان میں قومی ترانہ پیش کیا۔

نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ تمام مہماں کو خوش آمدید کہنے کے لیے قوت سماعت و گویائی سے محروم طلباء نے بہت خوبصورت انداز میں ایک ٹیبلو پیش کیا۔ اس کے بعد مختلف جماعتوں کے طلباء و طالبات نے مختلف موضوعات پر ٹیبلووز پیش کیے اور سپیشل بچوں کے عالمی دن کے حوالے سے تقاریب کیں۔ تمام مہماں نے طلباء و طالبات کی کاوشوں کو خوب سراہا۔

# سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنڈ ہائی سکول تقسیم اسناد برائے سال (2021-2022)

رپورٹ:- مسٹر مصباح راشد

مناہل اسلام اور اس کی ساتھی طالبات نے قائد اعظم سے اظہار عقیدت کرتے ہوئے خوبصورت نغمہ پیش کیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن ایسا ادارہ ہے جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ اس اصول پر عمل پیرا ہو کر گرلنڈ ہائی سکول نے ہمیشہ بہترین نتائج کا اعزاز حاصل کیا۔

ہماری طالبات اور اساتذہ کی محنت اور شاندار نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے سلطانہ فاؤنڈیشن کی جانب سے (ڈیڑھ لاکھ) روپے گرلنڈ ہائی سکول کی طالبات اور اساتذہ کیلئے اعزازی طور پر مختص کیے گئے۔

سال (2021-2022) میں ششم، ہفتم اور ہشتم کی زیر تعلیم طالبات کی کل تعداد 387 تھی۔ جس کا نتیجہ 98% رہا۔ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو ٹرافیاں دی گئیں۔

سال (2021-2022) میں جماعت نہم فیڈرل بورڈ میں شریک ہونے والی طالبات کی تعداد 135 تھی۔ جس کا نتیجہ 99% رہا۔

جماعت نہم میں فیڈرل بورڈ میں 90% سے زائد نمبر حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد 13 تھی۔ 90% فیصد سے زائد نمبر لینے والی طالبات میں 3000 فی کے نقد انعامات اور تعریفی سرٹیفیکیٹ تقسیم کئے گئے۔

جماعت نہم میں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کے نام اور نتائج مندرجہ ذیل ہیں۔

اول	97%	حضرہ شاہد
دوم	95%	ایقہ عقیل
سوم	93%	دعا فاطمہ
سوم	93%	مریم ضیاء

19 دسمبر 2022 کو سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنڈ ہائی سکول کی سالانہ تقسیم اسناد برائے سال 2021-2022 کا انعقاد کیا گیا۔



تقسیب کے مہمان خصوصی محترم جناب چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں وائس چیئرمین اور ڈائریکٹر نعیم غنی سینٹر حسن نعیم، ڈائریکٹر ایڈمین محترم تنسیم غنی، JYSC کی ڈپٹی ڈائریکٹر میڈیم عابدہ عباسی، ڈائریکٹر و پرنسپل پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین میڈیم غزالہ خالدہ، ڈائریکٹر NGC اور پرنسپل میڈیم غزالہ سروز پرنسپل بوائز ہائی سکول و سیم ارشاد اور دیگر شعبہ جات کے سربراہان نے شرکت کی۔

اس تقسیب میں نظمت کے فرائض مس سیمرا علی نے انجام دیئے اور معاونت کے فرائض دو طالبات ہدای امام (8th-B) اور فریال ظفر (8th-A) نے ادا کیے۔

تقسیب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت اور ترجمہ کی سعادت زونیرہ (7th-B) کی طالبہ اور عروشہ کائنات (8th-A) نے حاصل کی۔ ہدیہ نعت (6th-C) کی طالبہ ماریہ بتول نے پیش کیا۔ اس کے بعد گرلنڈ ہائی سکول کی پرنسپل محترمہ شمینہ رانی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ قائد اعظم کے ماہ پیدائش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پروگرام کو قائد اعظم کے نام کیا گیا۔

1-	مسز رشیدہ شاہین (فرکس)	فیڈرل بورڈ میں جماعت دہم میں 100% حاصل کرنے والی اساتذہ کو تعریفی اسناد اور 3000 فی کس نقد انعامات سے نواز گیا۔	90% سے زائد نمبر حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد 12 تھی۔	میں 90% سے زائد نمبر حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد 133 تھی اور ان کا نتیجہ 99% رہا۔ جماعت دہم	تعلیٰ 2021-22 جماعت دہم امتحانات میں شریک طالبات کی کل تعداد 133 تھی اور ان کا نتیجہ 99% رہا۔ جماعت دہم
2-	مسز رضوانہ شبیر (اسلامیات لازمی)	جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔	پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو سلطانہ فاؤنڈیشن کی جانب سے 5000 روپے فی کس کیش پرائز اور تعریفی اسناد سے نواز گیا۔ باقی 9 طالبات کو 3000 فی کس اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ پورے سکول میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والی طالبہ رضوانہ	اویں پوزیشن رضوه فاطمہ	درج ذیل ہیں
3-	مسز لبیکی کوثر (ہوم اکنامکس)	مسز رضوانہ شبیر (اسلامیات لازمی)	فاطمہ جماعت دہم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ٹرانسیڈنیشن کی طبقہ کو تعلیمی سال (8th-B) کی طالبہ کو تعلیمی سال (2021-2022) کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا۔ اور اسے ٹرانسیڈنیشن سند سے نواز گیا۔	دوسری پوزیشن عفار حسن	درج ذیل ہیں
4-	مصباح راشد (اسلامیات)	گلشن پروین (انگلش)	اسکول میں مختلف کلاسز کے درمیان مصوری اور فن دستکاری میں اول آنے والی طالبات کو بھی خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ طالبات کی کارکردگی میں اساتذہ کے کردار سے کسی طرح سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ <b>فیڈرل بورڈ میں 100% رزلٹ</b> دینے والی جماعت نہم کی اساتذہ کو تعریفی اسناد سے نواز گیا جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔	سوم پوزیشن سیدہ مرضیہ	درج ذیل ہیں
5-	ابنیلاشاہین (کمپیوٹر)	شہناز سعید (بائیولوچی)	مسکول میں مختلف کلاسز کے درمیان مصوری اور فن دستکاری میں اول آنے والی طالبات کو بھی خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ طالبات کی کارکردگی میں اساتذہ کے کردار سے کسی طرح سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ <b>فیڈرل بورڈ میں 100% رزلٹ</b> دینے والی جماعت نہم کی اساتذہ کو تعریفی اسناد سے نواز گیا جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔	چوتھی پوزیشن فاطمہ جماعت دہم	درج ذیل ہیں
6-	اینیلاشاہین (کمپیوٹر)	طاهرہ شبیر (کیمیسٹری)	اس تقریب میں ہدی امان (8th-B) کی طالبہ کو تعلیمی سال (2021-2022) کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا۔ اور اسے ٹرانسیڈنیشن سند سے نواز گیا۔	پنجم پوزیشن عفاف حسن	درج ذیل ہیں
7-	شہناز سعید (بائیولوچی)	شکلیہ بی بی (اردو)	اس تقریب میں ہدی امان (8th-B) کی طالبہ کو تعلیمی سال (2021-2022) کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا۔ اور اسے ٹرانسیڈنیشن سند سے نواز گیا۔	ششم پوزیشن رضوه فاطمہ	درج ذیل ہیں
8-	طاهرہ شبیر (کیمیسٹری)	شکلیہ بی بی (اردو)	اس تقریب میں ہدی امان (8th-B) کی طالبہ کو تعلیمی سال (2021-2022) کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا۔ اور اسے ٹرانسیڈنیشن سند سے نواز گیا۔	ششم پوزیشن رضوه فاطمہ	درج ذیل ہیں
9-	شکلیہ بی بی (اردو)	مس سبیر اعلیٰ (ریاضی)	اس تقریب میں ہدی امان (8th-B) کی طالبہ کو تعلیمی سال (2021-2022) کی بہترین طالبہ قرار دیا گیا۔ اور اسے ٹرانسیڈنیشن سند سے نواز گیا۔	ششم پوزیشن رضوه فاطمہ	درج ذیل ہیں
10-	مس سبیر اعلیٰ (ریاضی)				

سکول کے نظم و ضبط کی انصاریج مسز صالحہ جلیل کو بہترین کارکردگی پر تعریفی سرٹیفیکیٹ سے نواز گیا۔ تعلیٰ سال 2021-2022 کی بہترین معلمہ مسز رضوانہ شبیر قرار پائیں ان کو 5000 نقد انعام اعزازی شیلڈ اور تعریفی سرٹیفیکیٹ سے نواز گیا۔ تقریب کے اختتام پر چیئرمین محترم جناب ڈاکٹر ندیم نعیم نے خطاب کے دوران اساتذہ اور طالبات کی کارکردگی کو بہترین پیرائے میں سراہتے ہوئے نہایت سرست کا اظہار کیا اور طالبات کی اساتذہ اور تعلیم سے محبت اور اعلیٰ کارکردگی کی دادخیسین پیش کی اس خوبصورت اور پروقار تقریب کا اختتام قومی ترانے سے کیا گیا۔



- 1. مسز مصباح راشد (اسلامیات لازمی)
- 2. مسز رضوانہ کوثر (اسلامیات / مطالعہ پاکستان)
- 3. مسز طاهرہ شبیر (بائیولوچی)
- 4. مسز رباب (کیمیسٹری)

## سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول سالانہ تقریب تقسیم انعامات سیشن 2021-22

**رپورٹ: نازیہ خاتون**

ڈائریکٹر (RRMSC) بریگیڈیر احمد جاوید نے جماعت دوم تا چہارم تمام پوزیشنز لینے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کیے۔

سال 2021-2022 کی بہترین طالبہ اور طالب علم جماعت پنجھم کے شاہ حارث اور ماڑہ عمر نے چیئرمین ڈاکٹر ندیم نعیم سے سرتیکیت وصول کیے۔ جماعت پنجھم کے فیڈرل ڈائریکٹوریٹ کے سالانہ امتحانات 2021-22 میں پوزیشنز لینے والے طلباء و طالبات میں ڈائریکٹر ایڈمنیسٹریشن جناب ڈاکٹر تنسیم غنی نے انعامات تقسیم کیے۔

اعلیٰ کارکردگی اور اپنی ذمہ داریاں بخوبی سرانجام دینے پر جن

اساتذہ کو تعریفی سرتیکیت دیے گئے ان میں کوآرڈینیٹر مس نازیہ خاتون، ڈپل

انچارج مس رزق بی بی اور ناظمہ شاہین، بہترین معاون ٹیچر مس امبر سحر، ریگولر ٹیچر مس حراجیل اور مس مریم بی بی، بہترین آرٹ ٹیچر مس شکیلہ اور مس ماریہ عثمان نے چیئرمین جناب ڈاکٹر ندیم نعیم سے سرتیکیت وصول کیے اور سال 2021-22 کی

بہترین اساتذہ مس عفت شاہین اور مس بشری تسلیم کو کیش پرائز اور شیلڈ سے نوازا گیا۔ نعیم غنی سینٹر کی جانب سے اعزازی شیلڈ پرنسپل گرلز ہائی سکول مس شمینہ رانی اور وائس پرنسپل پرائمری سکول مس بنیلہ کیانی کو دی گئی۔

Non - Teaching سٹاف اور آیا ز کو کیش پرائز دیئے

گئے۔ اس پروقار تقریب میں جماعت چہارم اور پنجھم کے طلباء و طالبات نے یوم قائد اعظم کی مناسبت سے خراج عقیدت پیش کیا اور ملی نفع پیش کیے۔

☆☆☆

موسم 21 دسمبر 2022 بروز بدھ سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول میں سیشن 2021-22 کے لئے سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری ڈاکٹر ندیم نعیم تھے۔ دیگر معزز مہماں میں وائس چیئرمین اینڈ ایگریکٹیو ڈائریکٹر نعیم غنی سینٹر جناب حسن نعیم، ڈائریکٹر ایڈمنیسٹریشن جناب ڈاکٹر تنسیم غنی اور دیگر ڈائریکٹرز صاحبان، پرنسپل، اساتذہ اور پوزیشنز لینے والے بچوں کے والدین شامل تھے۔

تقریب کے میزبانی کے فرائض پرائمری سکول کی ٹیچرزمس عفت

شاہین اور مس حراجیل نے سرانجام دیئے۔

تقریب کے آغاز میں پرائمری سکول کے طلباء و طالبات نے نہایت خوبصورت انداز میں قومی ترانہ پڑھا۔ بعد ازاں پروگرام کا باقاعدہ آغاز جماعت سوم کے طالب علم ایان ترین نے تلاوت کلام پاک سے کیا جبکہ نعمت رسول مقبول جماعت چہارم کی طالبہ نوشین نے پیش کی۔

پرنسپل پرائمری سکول محترمہ غزالہ سرور نے خطبه استقبالیہ پیش کیا۔ جماعت پنجھم کی طالبہ عائشہ صدیقہ نے نہایت خوبصورت انداز میں مہماں کو خوش آمدید کہا اور پرائمری سکول کی سرگرمیوں کے بارے میں ملٹی مدیا کے ذریعے آگاہ کیا۔

پوزیشنز لینے والے طلباء و طالبات میں انعامات کی تقسیم کا آغاز کیا گیا۔ ڈائریکٹر اینڈ پرنسپل (پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین) محترمہ غزالہ خالدہ، وائس چیئرمین اینڈ ایگریکٹیو ڈائریکٹر نعیم غنی سینٹر حسن نعیم اور



## پرنس سلطانہ ڈگری کالج فارویمن، سپورٹس گالا 2022-2023

رپورٹ: کنول عباسی

ایکٹیویٹی پیش کی جس پر تمام حاضرین نے وادیپیش کی رسہ کشی کے مقابلے میں سال اول اور سال سوم کی طالبات نے حصہ لیا اور سال سوم کی سٹوڈنٹس کامیاب ہوئیں۔

تقسیم انعامات میں مہمان خصوصی چیر مین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم نے سب سے پہلے کرکٹ مچ میں فتح یا ب ہونے والی ٹیم این پی الیون کی کیپٹن کائنات فیاض کو ٹرانافی پیش کی اور دونوں ٹیموں کی طالبات کو مدیلز پہنانے ڈاکٹر یکٹر ایڈمن تنیم غنی نے رسہ کشی کے مقابلے میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کی طالبات کو مدیلز پہنانے اور فتح یا ب ہونے والی ٹیم کو ٹرانافی



پیش کی ڈاکٹر یکٹر پرنسپل پروفیسر غزالہ خالد صاحب نے بیڈمنٹن کے مقابلے میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کی طالبات کو مدیلز پہنانے اور فتح یا ب ہونے والی ٹیم کو ٹرانافی پیش کی اور دونوں ٹیموں کی طالبات کو مدیلز پہنانے ڈاکٹر یکٹر پرنسپل پروفیسر غزالہ خالد صاحب نے مہمان خصوصی اور دیگر مہماں ان گرامی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔

چیر مین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم صاحب نے طالبات سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہر شعبے میں آگے ہیں آپ نے مزید کہا کہ نوجوان سورج کی کرنوں کی مانند ہیں میری دعا ہے آپ اسی طرح اپنی روشنی سے پوری دنیا کو منور کرتے جائیں تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی نے تمام طالبات کے ساتھ گروپ فوٹو بنوایا۔

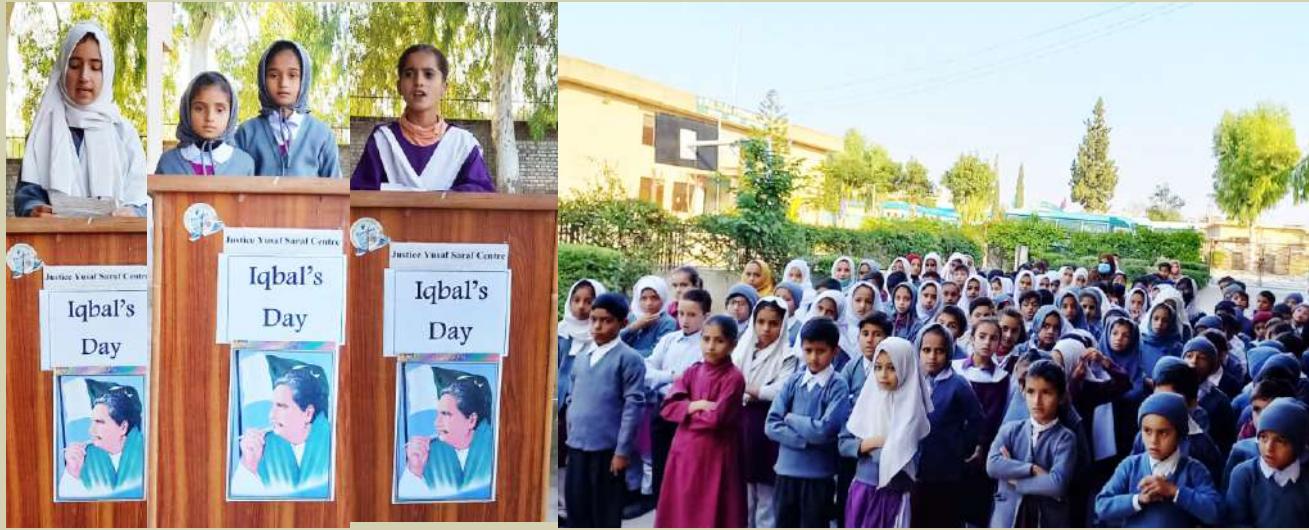
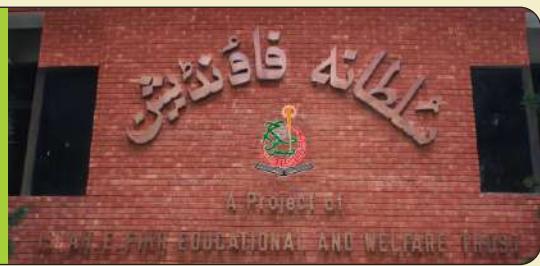
پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کے زیر انتظام 21 اور 22 دسمبر 2022 کو سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔ سپورٹس گالا کا باقاعدہ آغاز ڈاکٹر یکٹر پرنسپل پروفیسر غزالہ خالد صاحب نے کیا۔ این۔ پی الیون اور پی کے ایس کے مابین آٹھ اور ز پر مشتمل کرکٹ مچ کھیلا گیا۔ این۔ پی الیون نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے کا فیصلہ کیا اور مختلف ٹیم کو 95 رنز کا ہدف دیا جس کو پی کے ایس کی ٹیم مقررہ اور تک پورا نہ کر سکی اور اس طرح این پی الیون نے یہ میچ اپنے نام کیا۔

22 دسمبر بروز جمعرات کو سپورٹس گالا کی اختتامی تقریب ہوئی جس میں طالبات کو انعامات اور مدیل دیئے گئے تقریب کے

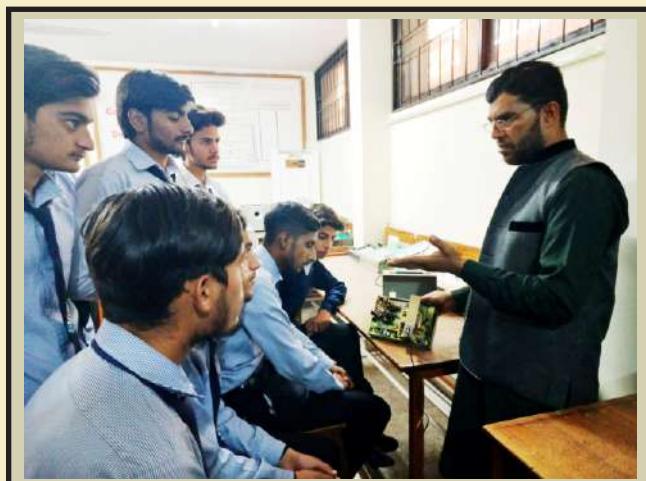
مہماں خصوصی چیر مین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم تھے دیگر مہماں ان گرامی میں ڈاکٹر یکٹر ایڈمن تنیم غنی ڈاکٹر یکٹر پرنسپل پروفیسر غزالہ خالد اور اساتذہ کرام شامل تھے۔ تقریب کا آغاز قومی ترانے سے کیا گیا بتاوات کلام پاک کی سعادت سال چہارم کی طالبہ کوں انیس اور نعمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف سال چہارم کی طالبہ رشائل نے حاصل کیا اسی روز سال اول کی طالبات نے دوپٹہ ڈریل ایکٹیویٹی پیش کی جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ اس کے بعد طالبات نے بوری ریس کا مقابلہ پیش کیا جس میں سال اول کی طالبہ توحید بی بی نے اول پوزیشن حاصل کی سال سوم کی طالبہ رخسار بی بی نے دوم پوزیشن اور سال سوم کی طالبہ تمربیزہ بی بی نے سوم پوزیشن حاصل کی اگلے مرحلے میں سال دوئم کی طالبات نے رنگ ڈرل

# Foundation Round Up

رپورٹ: محمد پرویز جگوال فاؤنڈیشن راؤنڈ آپ



جسٹس یوسف صراف ستر، سلطانہ فاؤنڈیشن کے شوہد نٹس نے یوم اقبال نہایت عقیدت سے منیا گیا۔



پرنس سلطانہ ڈگری کالج فارمین کی جانب سے دیکلم پارٹی کے شرکاء کا گروپ فونو۔

پرنس سلطانہ انٹی ٹیوٹ آف میکنائوچی کے شوہد نٹس لیبارٹری تجربات میں مصروف۔



پرنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے سٹوڈنٹس  
فرست ایڈیٹرینگ کے دوران۔

سکول آف اسٹائٹ ہیلتھ آفیسرز، سلطانہ فاؤنڈیشن میں ستائیسویں  
بچ کے لیے ایڈ مشن ٹسٹ لیا گیا۔



جسٹ یوسف صراف سٹر، سلطانہ فاؤنڈیشن کے سٹوڈنٹس کے درمیان معلومات اسلام کو ترمذ مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔



فیڈرل بورڈ کی جانب سے بیندی کرافٹ، لمبر انڈری اینڈ پینٹنگ کا مقابلہ  
پرنس سلطانہ ڈگری کالج فاروین کی سٹوڈنٹس نے جیت لیا۔

سلطانہ فاؤنڈیشن، عبدالرؤف خان لاہوری میں سٹوڈنٹس مصروف مطالعہ ہیں۔



پاکستان گرلنگ گاندھی ایشن کی جانب سے سیشن کا انعقاد کیا گیا۔  
پرنس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔

پرنس سلمان کالج آف پرو فیشنل ایجوکیشن کی سٹوڈنٹس تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول میں آرت اینڈ پیننگ مقابلہ منعقد کیا گیا۔ بہترین کارگردگی والی سٹوڈنٹس کو اعماں دیے گئے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول کے سٹوڈنٹس کا مطالعاتی اور تغیری دورہ کے دورانِ اسلام آباد کے مختلف مقامات پر گروپ فوٹو۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول کی سٹوڈنٹس نے ٹپھر ز کے ہمراہ مختلف مقامات کا مطالعاتی و تفریحی دورہ کیا۔



پیشل چلڈرن سکول کے سٹوڈنٹس مطالعاتی اور تفریحی دورہ کے دوران ایوب پارک کے مقام پر۔



کانچ آف کامر، سلطانہ فاؤنڈیشن میں 'تصور پاکستان سے تعمیر پاکستان' کے عنوان سے تقریری اور ملی نغموں کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس نے پرنس سلمان انٹھی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی کا دورہ کیا جہاں انہوں نے مختلف لیبر: کام مشاہدہ کیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بوازہائی سکول کے سٹوڈنٹس نے ریلوے اسٹیشن، فیصل مسجد و دیگر مقامات کا دورہ کیا۔



مریم فاؤنڈیشن سکول سنگالیاں، بنی گالہ کے سٹاف نے  
جسٹس یوسف صراف سنٹر کا دورہ کیا۔



اسلام آباد میں TULIP HOTEL  
کے عنوان سے پرنسپلز کونسلشن منعقد ہوا جس  
کے ریسوس پر سن ماہر تعلیم CEO آفاق جناب شاہدواری تھے۔



کالج آف کامرس، سلطانہ فاؤنڈیشن کی سٹوڈنٹس کا ایوب پارک اور لوک ورثہ کامطالعاتی اور تفریحی دورہ کیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن انتظامیہ کی جانب سے مسیحی سٹاف اور ان کی فیملیز کے لیے کر سمیس پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔



افکارِ قائد و اقبال کے عنوان سے نیم غنی سٹر کی جانب سے سینما کا انعقاد کیا گیا۔



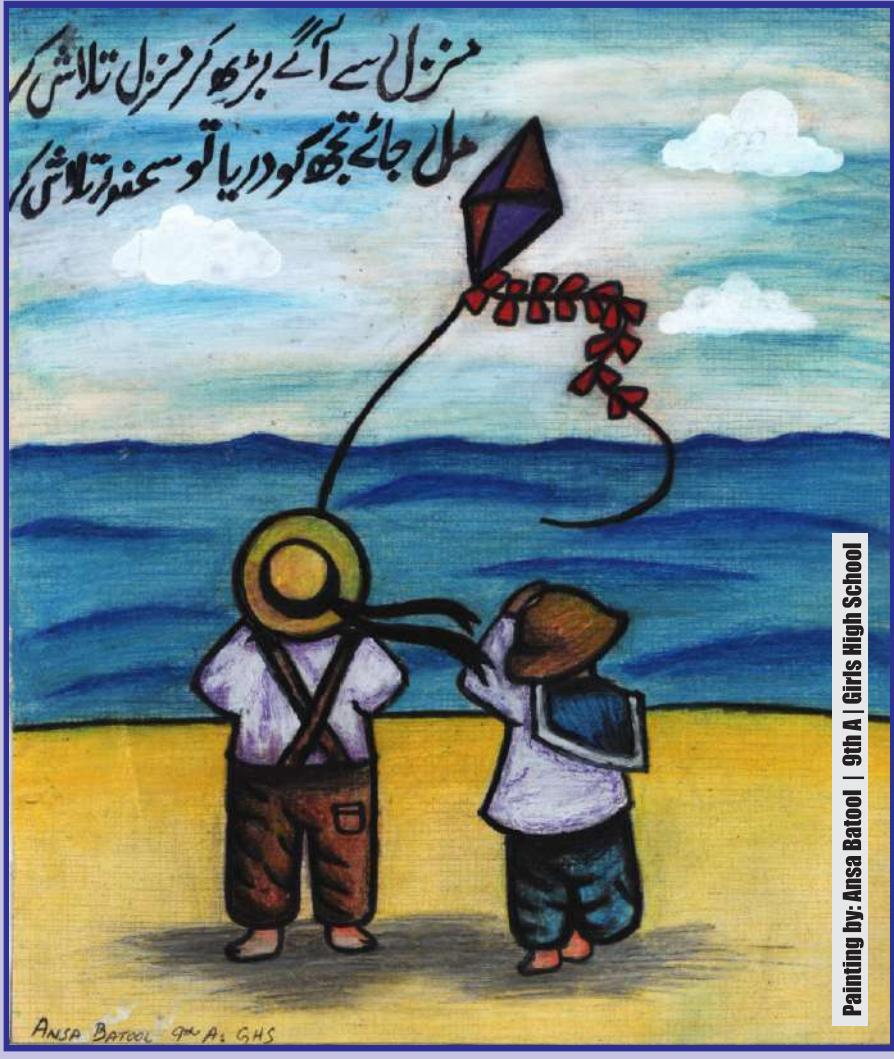
پروفیسر ڈاکٹر خالد (مرحوم) کی بیٹی اور نواسی امید میگزین کے لیے انترویو دیتے ہوئے۔ جس کو اس شارہ میں شائع کیا گیا ہے۔



نعم غنی سنتر کی جانب سے The Milestone International School کے سٹاف کے لیے ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔



پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی طالبات نے رسہ کشی اور نیزہ بازی کے مقابلہ میں حصہ لیا۔



بیکن ہاؤس کے سٹوڈنٹس سلطانہ فاؤنڈیشن پر ائمیری سکول کے سٹوڈنٹس کے ساتھ ڈرائینگ ایکٹویٹی میں شریک ہوئے۔



چیری میں سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم نے جسٹس یوسف صراف سنٹر میں سٹوڈنٹس کے لیے جاری شیف ٹریننگ پروگرام کا دورہ کیا۔



سپیشل چلڈرن سکول میں سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی اور World disability day منایا گیا۔



پرنس سلطانہ ڈگری کالج فارویکن۔ سپورٹس گالا 2022ء کا انعقاد ہوا۔ سٹوڈنٹس نے مختلف مقابلوں میں بھرپور حصہ لیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بورڈ آف ڈائریکٹر میئنگ کا انعقاد ہوا۔ جس میں چیئرمین، وائس چیئرمین، ڈائریکٹرز اور پرنسپلز نے شرکت کی۔



کالج آف کامرس، سلطانہ فاؤنڈیشن۔ ”تصور پاکستان سے تعبیر پاکستان تک“ کے عنوان پر سیمینار کا انعقاد ہوا۔



پاک آرمی نماہنگ گان نے ٹیکنیکل ٹاف ہارنگ کے سلسلہ میں پرنس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، سلطانہ فاؤنڈیشن کے سٹوڈنٹس کو بریفنگ دی۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول۔ Annual Day Prize Distribution Ceremony 2022

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ نیز سٹوڈنٹس نے مختلف ٹیبلوز بھی پیش کیے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول۔ Annual Day Prize Distribution Ceremony 2022

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ نیز سٹوڈنٹس نے مختلف ٹیبلوز بھی پیش کیے۔



## ہماری زمین کا سب سے پر اسرار حصہ سست روی کا شکار یہ دن اور رات کے اوقات میں فرق ڈال سکتا ہے، تحقیق

تالیف: محمد پرویز جگوال

سے زیادہ تیزی سے گھوم رہا تھا، لیکن 2009 کے آس پاس یہ رُک گیا۔ یہ

تحقیق رواں ماہ جریدے نیچر جیوسائنس میں شائع ہوئی ہے۔

زمین کا اندروںی مرکزوں ہے اور نکل کی دھات پر مشتمل ایک کرہ ہے جس کا نصف قطر (ریڈس) 1,221 کلومیٹر ہے۔ زمین کا یہ اندروںی حصہ بہت گرم ہے۔ اس کا درجہ حرارت 5,400 ڈگری

سینٹی گریڈ ہے جو سورج کے 5700

ڈگری سینٹی گریڈ کے تقریباً برابر

ہے۔ اس مرکزوی حصہ کے ارد

گرد مائع دھاتوں کی ایک

موٹی پرت ہے جنھیں

بیرونی کو ریا بیرونی حصہ کہا

جاتا ہے۔ زمین کا یہ

اندروںی مرکزوی حصہ کس

طرح گردش کرتا ہے اس

بارے میں جاننا کئی دہائیوں سے

سائنسدانوں کے درمیان بحث کا موضوع

رہا ہے۔

نئی تحقیق میں کیا کہا گیا ہے؟

زمین کے مرکزوں کو سیارے کے اندر ایک سیارہ کے طور پر بیان کیا گیا

ہے۔ چونکہ یہ مائع دھاتوں کی ایک موٹی تھہ میں تیرتا ہے اور یہ آزادا نہ

ہماری زمین کی اندروںی مرکزوی تھہ (ارٹھ کور) ہمارے سیارے کی سب سے زیادہ پر اسرار چیز ہے اور اس کے بارے میں ہونے والی تحقیق کے نتیجے میں اکثر اوقات حیران کن نتائج سامنے آتے ہیں۔ اس بارے میں تازہ ترین تحقیق میں یہ اکشاف ہوا ہے کہ زمین کا اندروںی مرکزوی حصہ اپنی رفتار میں سست ہو گیا ہے اور سطح زمین کی مخالف سمت میں گردش کرنا شروع کر سکتا ہے۔ تحقیق کاروں کے

مطابق یہ کسی قدر تی یا الہامی

اشارے کا پیش خیمہ تو نہیں مگر

یہ زمین کے گردش

کرنے کی رفتار کو متاثر

کر سکتا ہے۔ اس

سست روی کے باعث

زمین کے دن اور

رات کے اوقات میں

معمولی فرق پڑ سکتا ہے اور

زمین کی کشش ثقل میں بھی

تبديلی آسکتی ہے مگر اس کی تصدیق کے

لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

چین کی پیکنگ یونیورسٹی کے جیوفزیست اور تازہ شائع ہونے والی تحقیق

کے مصنفین میں سے ایک، سونگ ژاؤ ڈونگ کا کہنا ہے کہ ہمیں اس

بات کے واضح ثبوت ملتے ہیں کہ زمین کا مرکزوی حصہ (کور) سطح زمین

مطابقت رکھتی ہے، جو کہ زمین کو اپنے خط مستقیم پر گھونٹنے کے عین وقت میں چھوٹی تبدیلیاں ہیں۔

### مختلف آراء

ابھی تک زمین کے بنیادی حصہ میں تبدیلی کے اثرات کا سطح زمین پر فرق پڑنے کے بارے میں زیادہ ثبوت نہیں ملے ہیں، حالانکہ محققین کا خیال ہے کہ زمین کی تمام تہوں کے درمیان روابط ہیں۔ سائنسدان یا نگ اور سونگ کا کہنا ہے کہ وہ امید کرتے ہیں کہ ان کے نتائج محققین کو ایسے تجزیاتی ماذل بنانے کی ترغیب دیں گے جو زمین کو ایک مربوط متحرک نظام کے طور پر دیکھتے ہیں۔ تاہم دیگر ماہرین نئی تحقیق کے متعلق احتیاط سے کام لے رہے ہیں اور دوسرے نظریات کا حوالہ دیتے ہوئے زمین کے مرکز کے بہت سے جاری اسرار کے بارے میں انتباہ کرتے ہیں۔ ایسے میں ایک بڑا سوال جواب بھی باقی ہے وہ یہ ہے کہ یا نگ اور سونگ کی طرف سے بیان کردہ سست روی کو دیگر تحقیقات میں بتائی گئی تیز رفتار تبدیلیوں کے ساتھ کیسے جوڑا جاسکتا ہے؟

یونیورسٹی آف سدرن کیلی فورنیا کے ماہر زلزلہ پیا جان وڈیل نے پچھلے سال ایک تحقیق شائع کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ زمین کا بنیادی حصہ بہت تیزی سے گھومتا ہے اور ہر چھ سال یا اس کے بعد اپنی گردش کی سمت بدلتا ہے۔ ان کی تحقیق 1970 کی دہائی میں دو ایمنی دھماکوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی زلزلے کی لہروں میں تبدیلی پر بنیاد کرتی تھی۔ آسٹریلیا نیشنل یونیورسٹی کے جیوفزیکسٹ ہر وو جی کالسیک نے ایک دوسری تحقیق شائع کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ زمین کے مرکز کی گردش کے چکر 70 کے بجائے 20 یا 30 سال کے درمیان رہتے ہیں۔ ان تحقیقوں میں فرق کے باعث جان وڈیل نے ہمارے سیارے کے پراسرار دل (کور) کے متعلق مزید تحریر انگیز، رازوں کی پیش گوئی کی ہے۔

(رپورٹ: بی بی سی اردو سے ماخوذ)

طور پر گردش کر سکتا ہے۔ زمین کے مرکزی حصہ کو مکمل طور پر مطالعہ کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ سطح زمین سے پانچ ہزار کلو میٹر کی گہرائی میں ہے۔ اس کے بارے میں ہم جو کچھ تھوڑا بہت جانتے ہیں وہ زلزلوں اور ایمنی دھماکوں سے پیدا ہونے والی لہروں میں معمولی فرق کی پیمائش سے حاصل ہوتا ہے۔ نئی تحقیق کے مصنفوں، سونگ ڈاؤنگ اور یا نگ بی نے گزشتہ چھ دہائیوں میں مختلف زلزلوں کے تجزیے سے زمین کے مرکز



میں پیدا ہونے والے ارتعاش کا تجزیہ کیا ہے۔ ان کی جانب سے فرانسیسی خبر رسال ایجننسی کو دی گئی وضاحت کے مطابق ان کا نظریہ نہ صرف یہ دلیل دیتا ہے کہ زمین کا اندرونی کور جھوٹے کی طرح ایک طرف سے دوسری طرف گھومتا ہے، بلکہ یہ سات دہائیوں کے چکروں میں ہوتا ہے اور ہر 35 سال بعد اس کی گردش کی سمت میں تبدیلی آتی ہے۔ ان کی تحقیق کے نتائج کے مطابق، آخری بار اس کی سمت 1970 کی دہائی کے اوائل میں بدلتی تھی اور اگلی تبدیلی 2040 کی دہائی کے وسط میں ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں یہ کوئی نیا واقعہ نہیں ہوگا۔ محققین کا کہنا ہے کہ یہ گردش تقریباً دن کی طوالیت میں ہونے والی تبدیلیوں سے

## معیاری تحریر کے بنیادی تقاضے

تحریر سے مراد الفاظ و اوقاف کا مجموعہ ہے جس سے مصنف قاری تک اپنی بات کو پہنچاتا ہے۔ ہر وہ تحریر معیاری کہلاتی ہے جس کو پڑھنے اور سمجھنے میں قاری کو آسانی ہو اور وہ اس نقطہ نظر تک پہنچ جائے جو مصنف اس کو سمجھانا چاہتا ہے۔ ایسی تحریر عام طور پر سلیس، جامع اور مقصودیت پر بنی ہوتی ہے۔ معیاری تحریر تمہید سے ہی قاری کی توجہ کھینچتی ہے اور اقتباس کے اختتام تک اس کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:



دل سے جوبات لکھتی ہے اثر رکھتی ہے  
پرنہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

عصر حاضر میں چونکہ عام و خاص تمام افراد کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں تو عموماً اسی تحریر کو ترجیح دی جاتی ہے جو کہ ایک ہی نشست میں یا کچھ ہی دیر میں مکمل کی جاسکے اور جس میں غیر ضروری طوالت سے گریز کیا گیا ہو۔

سب سے پہلے وہ لکھنے سے قبل واضح رکھا جائے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا جاسکے۔ تحریر کے شعری اور نثری حوالوں سے تحریر کو مزین کر کے ویاں کا امتزاج بھی پایا جانا چاہیے۔ جس کے برقرار رکھنا ضروری ہے۔



اسی طرح اگر تحریر کی املاء درست نہ ہو یا پھر تحریر کی ترتیب صحیح سے درست املا اور حسن طریقے سے ترتیب دی ہوئی تحریر کا معیار یقیناً بلند ہو گا۔ جس بھی عنوان پر تحریر کی جا رہی ہے اس کے متعلق ذخیرہ الفاظ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جس کے بغیر تحریر میں جامیعت نہیں آسکتی۔ اسی طرح تحریر کا منفرد ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ نقل کی گئی چیزوں کا کوئی معیار نہیں ہوتا۔

کچھ باقی مصنف کے لئے ضروری ہیں ان میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے موقف کے گردہ ہتھ ہوئے دوسروں کے موقف کو بھی مدنظر رکھا جائے اور وسعت خیال سے کام لیا جائے۔ اس صورت میں تحریر مقبول اور دل میں اترنے والی ہو گی۔ بنیادی طور پر تو تحریر کی مرکزی کامیابی مصنف کے خیال کو بہترین انداز میں بیان کر کے قاری کے ذہن تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس میں زیادہ پیچیدگی سے گریز کرنا چاہیے اور بیان کی گئی مندرجہ بالا خصوصیات تمام بڑے بڑے اور معروف زمانہ ادیبوں اور شاعروں کی تحریر میں پائی گئی ہیں۔

حاصل بحث یہی ہوا کہ ایک معیاری تحریر وہی ہوگی جس میں یہ تمام خصوصیات شامل ہوں گی۔ یعنی اس کی املاء درست ہو گی، مناسب الفاظ کا استعمال جامع انداز میں کیا گیا ہو گا اور مقصودیت و موضوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہو گا اور تحریر کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے اسکی باقاعدہ مشق ضروری ہے۔ جس میں اپنی غلطیوں کو دیکھ کر دوبارہ ان سے گریز کیا جائے۔

## لفظوں کی سیڑھیاں

تحریر اس صنف کو کہا جاتا ہے۔ جو لفظوں کی سیڑھیاں استعمال کر کے انسان کے دل و دماغ پر اس طرح عبور حاصل کرے کہ انسان اس کا نتیجہ جانے کے لیے اسے ایک ہی نشست میں پڑھڈا لے۔

معیاری تحریر لکھنے کے بنیادی تقاضے درج ذیل ہیں:



- (1) سب سے پہلے اور بنیادی تقاضا یہ ہے کہ وہ عام زبان میں ہوں اور عام فہم بھی ہو۔
- (2) دوسرا تقاضا یہ ہے کہ ایک تسلسل میں پائی جائے ایک بار بطریقہ یہی ایک حقیقی تحریر کہلا سکتی ہے۔
- (3) تحریر کوتا شیر سے بھر پور بنانے کے لیے لفظوں کا چنانہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔
- (4) تحریر لکھنے کے لئے مصنف کو موضوع کے بارے میں معلومات ہونا بھی ضروری ہے نیز مثالوں کے ذریعہ تحریر کے مقصد کو مزید نمایاں بنایا جاسکتا ہے۔
- (5) نتیجہ خیز اور با مقصد تحریر ہونا بھی تحریر کی بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔



## زندگی علم سے نہیں، اس پر عمل سے باکمال ہوتی ہے۔

### تجربہ اور علم: ریڈھ کی ہڈی

رائٹنگ میں کالم نگاری اخبار میں ہو یا امنٹرنیٹ پر دونوں میں کمل عبور ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کسی اخبار یا ویب سائیٹ کی شہرت اور مقبولیت کا انحصار آپ کے طرزِ بیان پر منحصر ہوتا ہے۔ کسی بھی آرٹیکل کو لکھنے کے لیے بہت زیادہ تجربہ اور علم ہونا ریڈھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر آپ اس کے بارے میں کمل معلومات سے آشنا ہیں تو آپ کی تحریر جاندار ہو گی۔ تا ہم ایسے آرٹیکل کو تحریر یا پبلش کیا جائے جس پر آپ کو مکمل دسترس حاصل ہو۔



عنوان کے انتخاب کے بعد آرٹیکل کے متعلقہ تمام معلومات کو فرضی طور پر سمجھا کر لیا جائے پھر اس کے بعد ان نکات کو تفصیل سے تحریر میں لایا جائے۔ اگر تعارفی پیراگراف بہتر اور منفرد ہو تو پڑھنے والا آپ کی تحریر کو توجہ سے پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ابتدائی پیراگراف کو اہمیت دینی چاہیے ایسا انداز میں بیان ہوں کہ پڑھنے والا اکتا ہے اور بیزاری محسوس نہ کرے۔ خیالات کا اظہار نہایت واضح ہونا چاہئے۔ الفاظ کا استعمال نہایت سادہ ہونا چاہیے تاکہ ہر حلقة کے لوگ آپ کی تحریر کو سمجھ سکیں۔

انسان کے اشرفِ اخلاقوں ہونے کی ایک بڑی وجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ قوتِ اظہار ہے۔ یہ صفت انسان کو دیگر مخلوقات پر واضح فضیلت دیتی ہے۔ قوتِ اظہار میں بولنے کی صلاحیت تقریباً ہر شخص کو قدرتی طور پر حاصل ہوتی ہے۔ لیکن لکھنے کے لئے اسے کسی نہ کسی استاد کا شہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ بات تمام زبانوں، علاقوں، زمانوں اور نسلوں میں مشترک ہے۔

## تحریر ایک کرافٹ

تحریر انسان کی سوچ اور خیال کی عکاسی کرتی ہے۔ تحریر سوچ کا لباس ہے۔ تحریر انسان کو اپنے اظہار کا موقع دیتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو تحریر کی شکل میں سامنے لاسکے۔ تحریر ایک کرافٹ ہے کیونکہ ایک اچھی تحریر لکھنے والا تمام معاملے کو ترتیب سے پیش کرتا ہے کہ پڑھنے والا تحریر کے آغاز اور اختتام تک موضوع میں پوشیدہ Facts and Figures کو اچھی طرح سمجھ سکے۔ ایک اچھی تحریر پڑھنے والے کی ناخن میں اضافہ کرتی ہے۔



تحریر کے دو مقاصد ہوتے ہیں: (1) اظہار کرنا (2) اچھا تاثر دینا

اچھی تحریر وہ ہے جو آسانی سے پڑھی جاسکے اور سمجھی جاسکے۔ اچھی تحریر پڑھنے والے سے مخاطب ہوتی ہے اچھی تحریر وہ ہے جس میں صحیح الفاظ کا صحیح جگہ انتخاب کیا جائے۔ اچھی تحریر پڑھنے والے کو کوئی اچھا پیغام دیتی ہے۔

اچھی تحریر لکھنے کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اس کو پلانگ کے تحت لکھا جائے۔ جس تحریر میں پلانگ نہیں ہوگی وہ اچھی تحریر ثابت نہیں ہوگی۔ اچھی تحریر وہ ہوتی ہے جس میں لکھنے والے کے پاس Ideas ہوں۔ اگر آپ کے پاس مواد اچھا ہو گا تو تحریر بھی اچھی ہو گی کیونکہ اپنے مواد سے پڑھنے والا متأثر ہو گا اور یوں تحریر معياری ہو گی۔ ایک اچھی تحریر وہ ہو گی جس میں پڑھنے والے کے لئے کوئی مقصد ہو گا تو ہی وہ معياری کھلائے گی۔ یعنی معياری تحریر پڑھنے والے کی سطح پر ہو۔

اچھی تحریر وہ ہوتی ہے جس کا آغاز، درمیان اور اختتام ایک دوسرے سے جڑا ہو۔

اگر تحریر کی ترتیب مناسب نہیں ہو گی تو وہ معياری بھی نہیں ہو گی۔

معياری تحریر گراہم اور سپلینگ کی غلطیوں سے پاک ہو۔

## تحریر شواہد اور دلیل کے ساتھ

معياری تحریر کے مندرجات ذیل بنیادی تقاضے ہیں:



(1) اپنی تحریر میں مختصر جملوں کا استعمال کریں۔

(2) اپنی تحریر میں فعل معروف کا زیادہ استعمال کریں۔

(3) اپنی تحریر کو با معانی بنانے کے لیے ایک واضح مرکزی خیال کا انتخاب کریں اور ہر پیر اگراف میں ایک واضح مرکزی نقطہ یا موضوع کا جملہ استعمال کریں۔

(4) اپنی تحریر اپنے سامعین کے مطابق لکھیں۔

(5) اپنے سامعین کو اپنی دلیل پر قائم رکھنے کے لیے، ثبوت اور دلائل کا استعمال کریں۔

(6) ایک تحریر شواہد اور دلیل کے ساتھ ساتھ صرف اسی صورت میں اعلیٰ درجہ حاصل کرتی ہے جب اسے واضح طور پر لکھا جاتا ہے۔ تحریر میں وضاحت احتیاط سے نظر ثانی اور ترمیم کے ذریعے سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ایک اچھی تحریر کو معياری تحریر میں بدل سکتی ہے۔

## تحریر کے آخر تک دلچسپی برقرار

کاغذ پر لکھے لفظ کہنے کو ساکت و جامد ہوتے ہیں لیکن ان میں دنیا جہان کے رنگ، ذات، خوشبو اور جذبے پائے جاتے ہیں۔ تحریر لکھنے کے لیے کوئی حرک یا جہہ ہوتی ہے، اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ مقصد کے بغیر لکھی گئی تحریر اس جسم کی مانند ہوتی ہے جس میں روح نہ ہو۔ اس لیے تحریر لکھنے سے پہلے مقصد کا تعین کر لینا چاہیے اس سے نہ صرف تحریر جاندار بن جاتی ہے بلکہ لکھاری کے خیالات و افکار پورے تاثر کے ساتھ قارئین تک رسائی پاتے ہیں۔



درج ذیل چیزیں ضروری ہیں جن کے باعث لکھاری اپنے مقاصد کے تعین میں مدد لے سکتا ہے۔

(1) آپ کس مقصد کے لیے لکھنا چاہتے ہیں؟

آپ جس مقصد کے لیے لکھنا چاہ رہے ہیں وہ زندگی کے کس پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ جن لوگوں کے لئے آپ تحریر لکھ رہے ہیں۔ وہ کس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ زندگی کے بارے میں کیا نقطہ نظر یا نصب العین رکھتے ہیں؟ جس مقصد کے لیے لکھ رہے ہیں وہ قابل عمل یا قابل حصول ہے؟ آپ کی تحریر سے یا تحریر میں موجود مقصد سے انہیں کوئی فائدہ حاصل ہو گا۔

ایک معیاری تحریر کے تین مقاصد ضروری ہیں۔

(1) معلومات فراہم کرنا (2) دعوت و ترغیب دینا (3) تفریح مہیا کرنا۔

درactual ان میں سے مقصد کا لفظ پہلے دو پر صادق آتا ہے۔ تیسرا چیز بذات خود مقصود نہیں بلکہ پہلے دو مقاصد کی تکمیل اور حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ تحریر میں شگفتہ مزاج اور سنجیدہ با معنی طنز ہوتا اس ضمن میں کام کی بات، بہت خوبی سے کہی جاسکتی ہے۔ یہ تینوں مقاصد آپس میں متباین نہیں کہ جہاں ایک ہو، دوسرے کا گزرنہ ہو سکے۔ بلکہ یہ کسی تحریر میں اکٹھے بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے اعداد و شمار اور حقائق و واقعات پر مشتمل ایک مستند معلوماتی تحریر جس میں کہیں طنز و مزاج کی چاشنی بھی ہو۔ ایسی تحریر یہیک وقت ان تینوں مقاصد کی حامل ہو گی اور معیاری اور مقبول تحریر قرار پائے گی۔

لکھاری کو چاہیے کہ وہ اپنی نیت صاف، مقصد بلند اور عزم کو پختہ رکھے۔ اپنی تحریر میں مستند معلومات کی فراہمی کے ذریعے عوام الناس کے ذہن سازی اور نظریاتی تربیت کو منظر رکھے۔ سفلی مقاصد اور عامیانہ جذبات سے خود کو پاک اور محفوظ رکھے۔ یہ چیزیں دنیاوی و اخروی کا میابی کی ضمانت ہیں۔ ایک معیاری تحریر کے لیے ضروری ہے کہ دوران تحریر خیالات، حالات اور واقعات ایک منطقی ترتیب سے اس طرح پیش کریں کہ ہر پیراگراف سے قاری کی معلومات میں سلسلہ وار اضافہ ہو اور وہ اگلے سے اگلا پیراگراف پڑھنے پر مجبور ہوتا چلا جائے۔ ایک منظم ترتیب ہی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قاری کے لئے تحریر کے آخر تک دلچسپی برقرار رہے۔ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ اپنے ہاتھ سے لکھنے کی عام عادت انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اس سے زندگی کے ثابت تصور کو قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

کاغذ اور قلم کا حسین امتزاج بصری اور دماغی افعال کو مختلف انداز میں متحرک کر دیتا ہے۔

## تحریر کا مقصد ہی بطریقِ احسن اپنی بات قاری تک پہنچانا

تحریر ایک فن ہے اور اس فن کی لذت سے وہی آشنا ہے جو اس میں باکمال ہے۔ تحریر کا عمل بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ اچھی اور معیاری تحریر کے کچھ تقاضے ہیں، کچھ خوبیاں ہیں۔ یقیناً ایک اچھے قلم کار کی بھی بھی یہ خواہش نہیں ہوگی کہ وہ صفحے کا لے کرتا پھرے کیونکہ تحریر کا مقصد ہی بطریقِ احسن اپنی بات قاری تک پہنچانا ہوتا ہے۔ آج کا قاری بڑا ذہین اور ہوشیار ہے اس کو اپنے سحر میں لینے کے لئے ذخیرہ الفاظ ہونا ضروری ہیں اور الفاظ کا ذخیرہ جمع کرنے کے لیے مطالعہ از حد ضروری ہے۔



شیرن زیا ہد

اچھی اور معیاری تحریر کی کچھ خوبیاں ذیل میں ہیں:

(1) تحریر لکھنے کا مقصد واضح ہو کہ آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ بات سچی اور مستند ہو، ادھر ادھر کی کی بے تکی باتیں نہ ہوں بلکہ تحریر میں ربط اور تسلسل ہو۔ قاری کی توجہ مبذول کرنے کے لئے تحریر میں چاشنی، جاذبیت اور دلکشی ہونی چاہیے۔ تحریر دلچسپ ہو۔ واضح اور صاف ہو، الفاظ سادہ اور منوس ہوں۔ تحریر کا حسن اس کی روائی سے برقرار رہے۔

(2) اور لکھنے کا انداز ثابت ہو کیونکہ زیادہ تنگ اور متفقی تحریر سے قاری گھٹن محسوس کرتا ہے جبکہ وہ مطالعہ بنی ہی اس لئے کرتا ہے تاکہ اپنے میں کا بوجھ بیکارے۔

(3) لفاظی کی بھرمار سے بچنا ہوگا۔ جو پیغام آپ عوامِ الناس تک پہنچانا چاہتے ہیں وہ غیرِ مبهم اور واضح ترین ہوں۔ الفاظ کا چنان و شاہستہ ہو۔ اندازِ غیر مہذب نہ ہو۔

(4) نیز تحریر میں طوالت سے بچیں۔ جامع اور مختصر تحریر ہو۔ کیونکہ اختصار و جامیعت تحریر کی بنیادی خوبی ہے۔

(5) تحریر مختصر ضرور ہو مگر ادھوری نہ ہو کہ قاری تلقنی محسوس کرے۔ یعنی یہ محسوس نہ ہو کہ الفاظ کسی کنجوس کی زنبیل سے برآمد کیے گئے ہیں اور نہ ہی اتنی لمبی ہو کے بگڑے موسم کی ژالہ باری و کھائی دے۔

(6) مزید یہ کہ تحریر کا آغاز اچھوتا ہونا چاہیے تاکہ مطالعہ کی شروعات کے ساتھ ہی قاری کی توجہ چھپی چلی جائے۔ مزید برآں لکھاری اس بات کا خیال رکھیں کہ تحریر ہر دفعہ ایک جیسی نہ ہو کیونکہ انسانی فطرت یکسانیت سے اکتا جاتی ہے۔ کبھی تو تحریر کی ابتداء کسی واقعہ سے ہو کبھی کسی لطینے سے، کبھی اچھے اور معیاری شعر سے، کبھی براہ راست بغیر کسی تمہید کے شروع کی جائے۔ یعنی موضوع کو ہی نقطہ آغاز بنایا جاسکتا ہے۔ بسا اوقات آپ بیتی یا جگ بیتی کو بھی تحریر کا آغاز بنایا جاسکتا ہے۔ کبھی ہلاکا چکلا طنز و مزاح شروعات بن سکتا ہے۔ جس سے دل آزاری محسوس نہ ہو بلکہ اور شاہستہ مزاح ہو۔

اس کے علاوہ لکھاری کا حالات حاضرہ سے باخبر رہنا بھی بہت ضروری ہے تاکہ قارئین کو بروقت معلومات کے فراہم کرتا رہے۔ مانا کے موجودہ دور میں اطلاعات و نشریات کے نئے اور جدید ترین ذرائع ابلاغ کا حصہ بن چکے ہیں۔ مگر پھر بھی تحریر اور مطالعہ کی اہمیت سے چند اس انکار نہیں۔

## مؤثر تحریر کے لیے صحیح الفاظ کا انتخاب

زبان علمی ہو، ادبی ہو یا صحفی، اس کا کوئی نہ کوئی مقصود ہوتا ہے یعنی لکھنے والا یا لفظ کرنے والا کچھ کہنا چاہتا ہے، کچھ لوگ اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی لکھی یا کہی ہوئی بات پڑھنے یا سننے والے کی سمجھ میں آجائے اور اس کا ذہن اثر قبول کرے جو لکھنے والا یا کہنے والا پیدا کرنا چاہتا ہے تو تحریر کا مقصود پورا ہو جاتا ہے۔



**نزہت پردسی** مؤثر تحریر کے لئے صحیح الفاظ کا انتخاب اور استعمال بہت ضروری ہے۔ تحریر و تقریر کے ذریعے ہم تین طرح کے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ، دوسرے کم پڑھنے لکھنے اور سوم ان پڑھ۔ اگر ان تینوں طرح کے لوگوں کو سامنے رکھ کر کچھ لکھنا یا کہنا ہو تو اصول یہ بتا ہے:

سلیس زبان کا استعمال کیا جائے۔ آسان الفاظ منتخب کئے جائیں۔ پیچیدہ تر اکیب استعمال نہ کی جائیں۔ اگر مشکل زبان استعمال کی جائے گی تو بات ایک محدود طبقے کی سمجھ میں آئے گی۔ اگر سلیس زبان تحریر میں استعمال کی جائے تو لوگ بات سمجھ لیں گے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ:

سب سے زیادہ علم، سب سے زیادہ سادگی میں پایا جاتا ہے۔ ☆

صحیح معنی میں عظیم شہد ہوتی ہے جو آسان اور فطری ہو۔ ☆

الفاظ یا تراکیب پڑھنے یا سننے والے کی توجہ جذب کر لے۔ ☆

تحریر یا تقریر میں سلاست، اختصار اور وضاحت کے اوصاف اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب الفاظ آسان اور جملے مختصر ہوں۔ ☆

## نفس مضمون کا عنوان سے ہم آہنگ ہونا

چونکہ معیاری تحریر کے کچھ اصول اور تقاضے ہوتے ہیں۔ ہر تحریر معیاری نہیں کہلاتی جاسکتی تحریر کو کچھ تقاضوں کی بناء پر پرکھا جاتا ہے تبھی وہ معیاری کہلاتی ہے۔



معیاری تحریر کے بنیادی تقاضے مندرجہ ذیل ہیں:

مخصر اور جامع: تحریر مختصر اور جامع ہوتی ہے۔

نفس مضمون کا عنوان سے ہم آہنگ ہونا: معیاری تحریر کا نفس مضمون عنوان سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ معلومات فراہم کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ تمام معلومات عنوان کے مطابق ہیں ہوں۔

دلچسپ اور معلومات کا ذخیرہ: معیاری تحریر دلچسپ اور پرکشش ہوتی ہے اور دلچسپ ہونے کے ساتھ معلومات کا ذخیرہ بھی ہوتی ہے۔ لکھنے والے کی سوچ کی عکاسی کرتی ہے: معیاری تحریر اپنے لکھنے والے کی سوچ کی عکاسی کرتی ہے۔ رائٹر جو کچھ بتانا چاہتا ہے تحریر میں بھی وہی ہوتا ہے۔

عنوان کے تمام پہلوؤں کا مکمل احاطہ کرتی ہو: معیاری تحریر عنوان کے تمام پہلوؤں کا مکمل احاطہ کرتی ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان تعلق اور ابطاق میں کیا جاتا ہے۔ تحریر لکھتے ہوئے مناسب جملوں اور عمدہ الفاظ کا چنانچہ کیا جاتا ہے۔

## خيال، موضوع اور عمدہ تحریر

موجودہ دور میں اچھا مضمون یا کالم کیسے تحریر کیا جائے، یہ ایک مسئلہ ہے۔ مندرجہ ذیل نکات کو ذہن میں رکھا جائے تو ایک اچھا اور معیاری مضمون یا کالم لکھا جاسکتا ہے۔ تحریر کے میدان میں آنے سے قبل درج ذیل امور پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے۔



واصمه بی بی  
علم:

سب سے پہلے آپ کو علم حاصل کرنا ہوگا۔ علم سے مراد کسی شے کا فہم ہے۔ فلسفہ میں علم کسی موضوع سے متعلق مربوط، مکمل اور صحیح واقفیت کا نام ہے۔ جس طرح اینٹوں کا ایک ڈھیر عمارت نہیں کہلاتا، اسی طرح غیر مربوط اور نامکمل واقفیت علم کہلانے کا مستحق نہیں۔ ہمارے ذہن میں انواع و اقسام کی بات یا چیزیں بے ترتیب کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔ انہیں اپنے شعور اور مشاہداتی قوت سے از سر نومربوٹ شکل اور ترتیب دینا اور انہیں با معنی بنانا، یہ تحریر نگار کا حاصل کام ہے۔

### مطالعہ:

دوسری ضروری بات مطالعہ ہے۔ پڑھنے کا عمل ریڈنگ کہلاتا ہے۔ جب پڑھنے کے ساتھ آپ کو پڑھنے کی لذت محسوس ہونے لگے تو یہ عمل استہذی بن جاتا ہے۔ ایک لکھاری کے لیے ضروری ہے کہ وہ مطالعے کی عادت کو پناہے۔

### خيال / Concept:

ہر لفظ کا کوئی نہ کوئی مطلب ہوتا ہے خواہ ہم اسے بیان کر سکے یا نہ کر سکے۔ اس کو خیال یا Concept کہتے ہیں۔ اس لئے جو بھی لفظ آپ پڑھیں یا لکھیں اس کا مطلب آپ کے ذہن میں واضح ہونا چاہیے اس کے لیے مختلف موضوعات کی اصطلاحات پر بنی کتب کا مطالعہ کر لیا جائے تو یہ عمل تحریر نگاری کے لیے زیادہ معاون ثابت ہوگا۔

اس کے علاوہ تحریر کے معیاری ہونے کے لئے مندرجہ ذیل عوامل کا فرمائیں:

### موضوع کا تعین:

تحریر کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ موضوع کا تعین کیا جائے۔ مثلاً آپ تعلیم کے مسائل کے موضوع پر لکھنا چاہتے ہیں تو خیال رکھیں کہ یہ ایک وسیع موضوع ہے۔ اس کے مسائل کے کئی جزو ہیں مثلاً نظام تعلیم میں خرابیاں، طبقاتی نظام تعلیم، نصاب کا یکساں نہ ہونا، ذریعہ تعلیم کا ایک نہ ہونا، انتخابی نظام میں خرابیاں، تعلیمی اداروں کی حالت زار وغیرہ۔ لکھنے سے پہلے کسی ایک مسئلے کا تعین کیجئے تاکہ تحریر لکھنے نہ پائے۔ موضوع اس کے ایک پہلو یا جزو کے تعین کے بعد اس موضوع پر مضمایں، کتابیں، رسائل اور دیگر تحریری مواد پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی تحریر نہیں لکھی جاسکتی۔

### گفتگو:

مطالعہ کے اس موضوع سے تعلق رکھنے والے افراد سے گفتگو ضروری ہے جو اس حوالے سے نہ صرف علمی معلومات رکھتے ہوں بلکہ عملی تجربہ

## تحریر کا نتیجہ خیز ہونا ہی معیار کا تقاضا

ایک مصنف بھی دیگر فنکاروں اور ہمدردوں کی طرح تخلیق کا رہتا ہے۔ جو اپنے خیالات اور فکر کو قلم کے ذریعے زبان عطا کر کے الفاظ کے روپ میں ڈھالتا ہے۔ لکھنے کا تعلق کسی چیز سے نہیں بلکہ تخلیق کا رکی تمنا، مرضی و منشا، جذبات اور احساسات سے ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوش ذائقہ اور لذیذ کھانا بنانے کے لیے اشیاء کے ساتھ مقدار کا تعین اور وقت کا صحیح اندازہ اسے مکمل کرتا ہے۔ اسی طرح تحریر کو بہترین بنانے کے لیے لوازمات کا درست استعمال بھی از حد ضروری ہے۔



صبا الطیف

ماہرین کا سب سے عام اور مقبول تصور یہ ہے کہ وہ پڑھنے والے کے رو یہ اور اخلاق میں پسندیدہ اور مطلوب تبدیلیوں کا باعث بنے۔

معیاری تحریر کے نیادی تقاضوں میں چند ایک قلمبندی یہ جاتے ہیں:

### بامقصود تحریر:

معیاری تحریر کا سب سے بنیادی تقاضا تحریر کا با مقصد ہونا ہے۔ ایسی تحریر جو پڑھنے والے کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کی طرف را ہنمائی کرتی

ہو۔

### مطالعہ:

بہترین تحریر کے لیے معیاری مطالعہ سب سے اہم ہے جتنا وسیع مطالعہ ہو گا اتنی پختگی لکھائی میں آئے گی اور الفاظ میں گرفت اور نکھار پیدا ہو گا۔

### مشابہہ:

دوسری اہم چیز مشابہہ ہے مصنف کسی بھی معاشرے کا عکاس ہوتا ہے۔ جو مشاہدے کی طاقت سے معاشرے اور اس میں ہونے والے تمام افعال کو تصویر پہناتا ہے لہذا ایک معیاری تحریر لکھنے کے لیے بہترین مشاہدہ کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

### ابتدائیہ:

کسی بھی تحریر کا ابتدائیہ پڑھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے اس لیے تحریر کا آغاز عمده اور مہذب انداز میں کیا جائے۔

### جامع انداز:

معیاری تحریر کا ایک اور اہم تقاضہ یہ ہے کہ تحریر جامع انداز کی ہو۔ معیاری تعریف کے الفاظ کا چنانہ اس طرح کا ہو کہ جو الفاظ اپنے اندر معنوں کے اعتبار سے وسیع اور صفحے میں کم جگہ لکھنے والی ہو کی بھی پہلو کو بار بار نہ دہرا یا جائے۔

### سادہ انداز تحریر:

تحریر جامع ہونے کے ساتھ سادہ اور عام فہم ہو زیادہ فلسفیانہ انداز پڑھنے والے کے لئے اکتا ہٹ کا باعث بن سکتا ہے۔

## گرائمر میں مہارت ایک معیاری تحریر کا تقاضا

معیاری تحریر عام طور پر سادگی اور آسانی سے سمجھا آجائے سے موافق ہوتی ہے۔

اچھی تحریر کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دینا آسان نہیں ہے۔ بہت سی مختلف قسم کی تحریروں کو مختلف وجوہات کی

بنایا چھا سمجھا جاتا ہے۔ اچھی اور معیاری تحریر لکھنے کا کوئی خاص فارمولایاپ و گرام نہیں ہے۔ تاہم کچھ خصوصیات ایسی ہیں

جو کہ میری تحریر کو منفرد بناتی ہیں۔



تجوہ، ترقی، اتحاد، ہم آہنگی اور درستگی اہم علمی اور وضاحتی تحریر کی روح ہیں۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اچھی تحریر کا مطلب غیر معمولی الفاظ اور تاثرات کا استعمال ہے۔ تاہم یہ بات بالکل درست نہیں ہے۔ ایک اچھی تحریر ہمیشہ سیدھے اور سادہ الفاظ کا مرکب ہوتی ہے۔ ایک اچھے مصف کے طور پر آپ کو ہمیشہ اپنے خیالات کے انظہار کا آسان ترین طریقہ تلاش کرنا چاہیے۔

اگر آپ کچھ لکھ رہے ہیں تو یہ بہت ممکن ہے کہ آپ کے پاس اس کے بارے میں کہنے کو بہت کچھ ہے۔ آپ کی تحریر کو اچھی سمجھے جانے کے لیے آپ کا ایک منطقی انداز میں بیان ہونا چاہئے۔ آپ کی تحریر کا بہاؤ، بلکہ اس سے بھری سڑک کی بجائے ایک ہموار سفر ہونا چاہیے۔

تحریر کا ایک اچھا لکھڑا اپنے قاری پر غیر ضروری معلومات اور خیالات کی بمباری نہیں کرتا اور پوری طرح سے تحریر سے مرکزی خیال پر مرکوز ہوتا ہے۔ گرائمر میں مہارت ایک معیاری تحریر کا تقاضہ ہے۔ اچھا لکھاری ہمیشہ اپنے الفاظ کے چنان میں بہت محتاط ہوتا ہے۔ اچھے الفاظ کا انتخاب آپ کے

متن کی وضاحت اور پڑھنے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جامعیت ایک اہم خوبی ہے جو اچھی تحریر کو بری تحریر سے

## تحریر کا طویل ہونا تاثیر کھو دیتا ہے

اگرچہ ابھی تک یہ طنہیں ہوا کہ واقعی لکھنا آپ کے دماغی صحت کو بہتر بنا سکتا ہے یا ایسا کیوں ہوتا ہے؟ لیکن ماہرین آپ کے دماغ کے اندر جذبات اور احساسات کو بولی میں بند کوئی تو انائی سمجھتے ہیں کہ جو باہر آجائے تو آپ کی شخصیت میں بہتری لاسکتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر آپ لکھنا شروع کر دیں تو ہمیشہ صحبت بہتر ہوگی اور اس سے آپ کو خود کو تلاش کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ ایک اچھا نتیجہ یہ نکلے گا کہ خود اعتمادی بڑھانے سے لے کر بہتر فیصلہ کرنے تک کی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔



## تقاضے

ایسے موضوع کا انتخاب ہرگز نہ کریں جس پر پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہو اور ایسے ایشور پہلے سے رائے عامہ ہموار ہو چکی ہو۔ انتہنیٹ پر سرچ کر کے معلوم کریں کہ کسی ایشور پر اب تک کیا لکھا جا چکا ہے۔ آپ اپنا نقطہ نظر اس سے آگے شروع کریں۔ میری تجویز ہے کہ دوران تحریر خیالات، حالات اور واقعات ایک منطقی ترتیب سے اس طرح پیش کریں کہ ہر پیرا گراف سے قاری کی معلومات میں سلسلہ وار اضافہ ہو اور وہ اگلے سے اگلا پیرا گراف پڑھنے پر مجبور ہوتا چلا جائے۔ اساتذہ اور ماہرین کہتے ہیں کہ تحریر کی مقصدیت و حصوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اول یہ کہ قاری کسی نتیجے پر پہنچ رہا یا نہیں؟ دوم یہ کہ قاری کچھ حاصل کر رہا ہے کہ نہیں؟

باقی نمبر 37 صفحہ نمبر 4

## حقیقی زندگی سے قریب

معیاری تحریر کا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ پڑھنے والے کی روح اور اخلاق پر اثر انداز ہو۔ تحریر کے بنیادی تقاضے میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔



کسی بھی تحریر کا مقصد ہونا بے ضروری ہے۔ ایسی تحریر جو کہ پڑھنے والے کو سوچ اور رویے کو تبدیل کرنے کا باعث بنے۔ تحریر کے مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے کوئی تحریر مطالعے کے بغیر کوئی معنی نہیں رکھتی اس لیے اس کو با مقصد بنانے کے لیے مختلف قسم کی کتب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف تحریر کرنے والے کے علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس کے پاس مختلف قسم کے مواد پر گرفت حاصل ہوتی ہے۔

تحریر کرنے سے پہلے اس کے متعلق مشاہدہ کرنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی معاشرے کی عکاسی کے لیے اس میں موجود عناصر کا مشاہدہ کرنا بہت ضروری ہوتا ہے کیونکہ مشاہدے کے پیش نظر اپنے عقائد کو ثابت یا تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس میں بہتری کے لئے دوسروں کے مشاہدے کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

کسی بھی تحریر کا انداز اس قدر دلچسپ ہونا چاہیے کہ پڑھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ اس تحریر میں تمام باتیں حقیقت اور مشاہدے کے پیش نظر ہونی چاہیے۔ اور ان کا انداز بیان کا طریقہ کارانا آسان ہونا چاہیے کہ پڑھنے والے کی دلچسپی بڑھتی جائے اور اس کو سوچ و بچار پر مجبور کر دے۔ اور اس کے اندر ثابت تبدیلی رونما ہو جو کہ اس کے اخلاق اور کردار میں تبدیلی کا باعث بنے۔

سب سے اہم جزو کسی بھی تحریر کا موضوع ہے۔ موضوع کا چنانہ سوچ سمجھ کے احتیاط کے ساتھ کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے متعلق لوگ آگاہ ہوں اور مزید جانے کے لئے ان میں تحریک پیدا ہو۔

معیاری تحریر حقیقی زندگی اور موجودہ وسائل کو منظر رکھ کر لکھی جائے اس قدر مقبول اور پڑھی جاتی ہے۔ تحریر کو لکھنے وقت الفاظ کا چنانہ آسان ہونا چاہیے کہ پڑھنے میں آسانی ہو، تحریر کو مختصر اور جامع ہونا چاہیے کیونکہ اگر تحریر ضرورت سے زیادہ لمبی ہوگی تو پڑھنے والا جلد ہی اس سے اکتا ہٹ کا شکار ہو جائے گا۔

معیاری تحریر کے لیے مندرجہ بالا نکات پر عمل کرنا بے ضروری ہے۔

### 3 بقیہ نمبر

متاز کرتی ہے۔ بعض اوقات لکھاری جان بوجھ کر غیر ضروری الفاظ کا استعمال کر جاتا ہے جو کہ پڑھنے والے کے شوق کو متاثر کر سکتا ہے۔ تحریری انداز ہی ایک معیاری تحریر کو منفرد بناتا ہے۔ اس کا اسلوب ہمیشہ مصنف کی رائے قاری کی توقعات اور موضوع کے سیاق و سباق کے مطابق ہوتا ہے۔ تمام تحریریں ایک جیسی نہیں ہوتی ہیں اور تحریر کے مختلف شکلیں ہوتی ہیں جن میں مصنف کو اپنے اسلوب اور مواد کو ڈھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک معیاری تحریر کے لکھاری کو اپنے قارئین کی ضروریات اور توقعات کو جاننا بھی ضروری ہے۔

مندرجہ بالا رہنمای خطوط کو عام طور پر اچھی تحریر کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ ان رہنمایا صولوں کو ذہن میں رکھنا اور انہیں اپنی تحریر میں شامل کرنا ایک تحریر کے معیار کو بہتر بنانے میں مدد کرے گا اور قارئین پر اچھا اثر پڑے گا۔

## معیاری تحریر تنخیل کی نئی راہیں کھول دے

انسان اپنے جذبات کے اظہار کے لئے بے شمار طریقے اختیار کرتا ہے جن میں سے ایک طریقہ تحریر کا ہے۔ ایک اچھی تحریر وہی ہے جو پڑھنے والے کے دل پر پڑ کر جائے اور قاری کے دماغ میں تنخیل کی نئی راہیں کھول دے اور قاری کو غورو فکر کرنے پر مجبور کر دے۔ اس قسم کی تحریر کے لیے کچھ اصولوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ میں ہیں:



- (1) تحریر کا اسلوب بیان بہت اہمیت کا حامل ہے اسلوب بیان سیدھا، سادہ، آسان، معیاری اور پرکشش ہونا چاہیے۔
- (2) هر قسم کی املاء اور گرامر کی غلطیوں سے پاک ہو۔
- (3) ہر جملے کو واضح اور مکمل طور پر بیان کریں۔ کوئی جملہ ادھورا نہ ہو اور ہر جملے کا پچھلے جملہ سے ربط لازمی ہے۔ بیان کرتے ہوئے تسلیم کا خیال رکھا جائے۔
- (4) تحریر میں حقائق کو توڑ مردوڑ کر پیش نہ کیا جائے بلکہ حقائق کو صرف اسی انداز میں پیش کیا جائے جیسے وہ ہیں۔ ان میں سے اپنی طرف سے رد و بدل نہ کی جائے۔
- (5) ایک لکھاری کو ہر قسم کے انتشار، ابہام اور شکوک و شبہات سے پاک ہونا چاہیے۔ ایک لکھاری کو چاہیے کہ وہ پہلے موضوع سے متعلق تمام خیالات اور تصورات کو کیجا کر کے پھر تحریر لکھنے بیٹھے۔
- (6) جس بھی موضوع پر تحریر لکھنے کا ارادہ ہواں کے تمام ثابت اور منفی پہلوؤں سے لکھاری کا واقف ہونا ضروری ہے۔ اس کے پاس موضوع کے بارے میں کامل معلومات کا ذخیرہ ہونا چاہیے۔
- (7) ایک تحریر کو معیاری بنانے کے لیے جو چیز بہت ضروری ہے وہ مطالعہ ہے۔ ایک لکھاری کا مطالعہ جتنا وسیع ہو گا اس کے بارے میں اتنا ہی اچھا لکھ سکے گا۔ مطالعہ کے ساتھ ساتھ لکھاری کو چاہیے کہ وہ مشاہدہ اور تحقیق کی عادت کو بھی اپنائے۔
- (8) تحریر ایسی ہونی چاہیے جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیک نہ لگے۔ نیز تحریر سے کسی قسم کی توہم پرستی کا پر چارہ ہو۔

4 | بقیہ نمبر

تو آپ بہترین معلومات فراہم کیجئے تاکہ قاری تحریر سے کچھ حاصل بھی کرے اور معلومات کو منظم انداز میں پیش کریں اور اہم نقطہ یہ ہے کہ معلومات، واقعات یا حوالہ جات میں غلطی ہرگز نہ ہو جی یہ معیاری تحریر کے تقاضے پورے کر سکے گی۔ سادہ الفاظ سے بنے ہوئے چھوٹے اور با معنی جملے استعمال کریں جن سے مفہوم خود خود چھکلتا جائے چونکہ لوگ لمبی چوڑی تحریر نہیں پڑھتے تھے اس لیے آپ کی تحریر حد سے زیادہ طویل ہو گئی تو تاثیر کھو دے گی۔ ایک عام مضمون 1200 سے 1500 الفاظ تک محدود ہونا چاہیے۔ مطالعہ وسیع کریں تاکہ آپ کے پاس الفاظ خیالات اور معلومات کا بہترین مجموعہ اکٹھا ہو سکے۔

## تحریر میں مواد کا جلال

ایک معیاری تحریر کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اس میں ایک ہی نقطے کے مدنظر تحریر کا احاطہ کیا جائے اور تحریر میں مبالغہ آرائی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ تحریر کا معیار کیوں گھٹ رہا ہے؟ تحریر کا معیار اس لئے گھٹ رہا ہے کہ ہر کوئی ہر فن میں گل فشانی گفتار پر مصروف ہے۔ نہ موضوع پر دسترس ہے نہ زبان میں رس، نہ مواد و مشمولات میں جدت و فدرت ہے۔ نہ اسلوب پر گرفت، قاری کو چھکلا کر کر کر دیتا ہے۔



جب ایک مصنف میں کمال کے سارے لوازمات خاص طور پر اس کی تحریر میں مواد کا جلال ہو تو باذوق قارئین بھی موجود ہوں تو اس کی کتابوں کو کبھی نہ کبھی بقاء دوام حاصل ہوگا۔ اگر تحریر میں مواد کا جلال نہ ہو تو آپ معنی کی آنکھ میں کھب نہیں سکتے۔ مواد کی ترتیب کے بعد اس پر نظر ثانی کی عادت ہونی چاہیے۔ عرق ریزی اور جگر کاوی کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ کانت چھانٹ، جذف و اضافے کا عمل جاری رہے۔

1 | بقیہ نمبر

بھی رکھتے ہوں۔ یعنی پیشہ و رانہ افراد سے گفتگو مفید ثابت ہوتی ہے۔

**تحریری مواد:**

مطالعہ اور گفتگو کے بعد آپ کو تحریری مواد حاصل ہو جائے گا۔ اس حاصل شدہ اور مطالعہ شدہ مواد کو بار بار پڑھیں اسے اپنے ذہن کی ہانڈی میں مناسب وقت تک پکنے دیں یہ مناسب وقت ایک دن بھی ہو سکتا ہے اور کوئی ماہ بھی۔

**واضح مرکزی خیال:**

تحریر لکھتے ہوئے آپ کے ذہن میں تحریر کا مرکزی خیال واضح ہونا چاہئے۔ اس سے مضمون کو دائرے میں رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

**مضمون کی سرخی یا عنوان:**

مضمون کی سرخی یا عنوان سب سے اہم ہے۔ اور وہ ایسا تحریر کیا جائے جو پڑھنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

**ابتدائی پیراگراف**

مضمون کا پہلا پیراگراف یا ابتدائی ہم چیز ہے۔ عنوان کے بعد پڑھنے والا ابتدائی پیراگراف پڑھ کر مضمون کو مکمل پڑھنے یا نہ پڑھنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس لیے ابتدائی دلچسپ ہونا چاہیے اور پورے مضمون کو اہم نکات کا خلاصہ بھی۔

**اختتامیہ:**

ابتدائی پیراگراف کے بعد اپنی بات کو منطقی انداز میں ترتیب کے ساتھ آگے بڑھائیے۔ مضمون کا آخری پیراگراف جسے اختتامیہ کہا جاتا ہے۔ اس کو اس طریقے سے لکھنے کہ آپ کی بات مکمل ہو جائے اور پڑھنے والے کو مضمون ختم کرنے کے بعد احساس نہ ہو کہ اس کو کسی سوال کا جواب نہیں ملا۔

تحریر کے حوالے سے ضروری بات ذہن میں رکھیں کہ انسانی ذہن سوچنے کا عمل سرانجام دیتا ہے۔ اس سوچ کے تحت وہ پہلے مقدمات بناتا ہے اور اس سے نتائج اخذ کر کے مناسب عمل یارائے کا اظہار کر دیتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض لکھنے والے پہلے ایک رائے قائم کرتے ہیں کہ اس کے حق میں دلائل تلاش کر کے اس کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں اس انداز فکر سے صلاحیتیں دھندا جاتی ہیں۔

جو کچھ لکھا جائے وہ آزاد انداز فکر اور سچائی کے ساتھ لکھا جائے۔ سچائی کے ساتھ لکھی جانے والی تحریریں دلکش اور پُر اثر ہوتی ہیں اور ایسی تحریریں ہی معاشرے میں تبدیلی کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ اس لیے آج ہی قلم اٹھائیے اور فن تحریر کی شہسواروں کا روایا میں شامل ہو کر معاشرے میں اپنا ثبت کردار ادا کیجئے۔

## بقیہ نمبر 2

### موضوع کا انتخاب:

معیاری تحریر کے بنیادی تقاضوں میں سے تحریر کے موضوع کا انتخاب بھی ایک اہم تقاضا ہے معیاری تحریر کے لئے تحریر کے موضوع کی اہمیت اور افادیت خصوصی احساس کیا جائے۔ تحریر کا موضوع پڑھنے والوں کی دلچسپی کا باعث بنے۔

### رابط:

معیاری تحریر کا تقاضہ یہ ہے کہ نفس مضمون میں ربط ہو تحریر کا ہر حصہ اپنے سے پہلے بیان کئے گئے مواد سے ربط رکھتا ہو جو پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرے۔

### مؤثر تحریر:

تحریر کا مؤثر ہونا ہی اس کی خوبصورتی ہے۔ مؤثر تحریر کا معیار پڑھنے والے میں واقع ہونے والی تبدیلیاں ہیں۔

### نتیجہ ختم:

تحریر کا بنیادی تقاضا تحریر کا نتیجہ خیز ہونا ہے۔ تحریر کے اختتام پر پڑھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے یا تحریر پڑھنے والے کو نتیجہ اخذ کرنے میں کارآمد ثابت ہو سکے۔

## سبحانہ کی باتیں

اس کائنات میں ہر وجود قیمتی ہے۔ ان ساری قیمتی اشیاء میں سب سے قیمتی شے انسان حیات ہے۔ انسانی حیات میں سب سے قیمتی شے اس کی عزت نفس ہے۔

انسان کو ملنے والا سب سے اعلیٰ انعام اس میں روحانی اوصاف ہیں۔ انسان میں سب سے اعلیٰ روحانی و صفر رحم ہے۔ انسان میں سب سے بڑی نعمت اس کی جسمانی اور ذہنی صحت ہے۔

انسان کا سب سے بہترین رو یہ اس کی میانہ روی ہے اور طاقت اس کا صبر ہے۔

ڈاکٹر نعیم غنی

# علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!

## برزمِ نونہال



پیارے بچو! کیسے ہیں آپ..... امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے اور بڑے ذوق و شوق سے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔ ہفتے میں چند دن ہی سہی مگر اپنے سکولز میں اپنے اسائز اور دوستوں کے ساتھ گزراؤقت ہماری تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ہماری شخصیت اور کردار پر گہرا اثر چھوڑتا ہے اور ہمیں اچھا انسان ظاہر کرتا ہے ہمیں اپنی اچھی کوششوں کو جاری رکھنا ہے اور اپنے نام کے ساتھ ساتھ اپنے سکول اور اپنے ملک کا نام بھی روشن کرنا ہے تاکہ رہتی دنیا تک ہمارے ملک کا نام رہے۔ آ میں

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا

حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں (ڈاکٹر علامہ محمد اقبال)

(آپ کی بائی، رفعت رشید)

## مہوڈ نڈ جھیل

ارفع زینب، ڈیرہ غازی خان

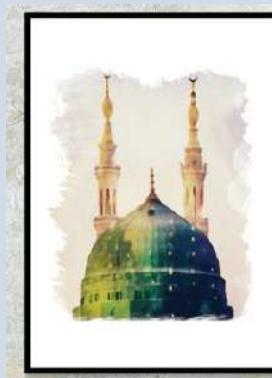
مہوڈ نڈ جھیل وادی سوات کی ایک خوب صورت جھیل ہے۔ کalam سے یہاں تک جیپ کے ذریعے تین سے چار گھنٹے کا راستہ ہے۔ راستے میں اور بہت سے خوب صورت علاقے آتے ہیں۔ راستے میں ایک چشمہ بھی آتا ہے جسے پشمہ شفا،



کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ اس چشمے کا پانی پینے سے بیماری سے شفا ہوتی ہے۔ یہاں سے دوسوکلو میٹر کے فاصلے پر چمن واقع ہے۔

جھیل کے قریب پہاڑ کے پیچھے چڑال ہے۔ اس جھیل سے تقریباً پندرہ بیس منٹ کے فاصلے پر ایک اور جھیل آتی ہے اس کا نام ”سیف اللہ“، جھیل ہے اس سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ایک پہاڑ ہے جسے ”جاگ برناں“ کہتے ہیں۔ مہوڈ نڈ جھیل میں کشتیاں بھی چلتی ہیں۔ اگر بارش ہو تو بارش سے بچنے کے لیے کمپ موجود ہیں یہ علاقہ غیر آباد نہیں ہے۔ یہاں پر کھانے پینے کا سامان مل جاتا ہے۔ اس علاقے میں ایک گلیشیر بھی ہے، جس کا نام ”اشو گلیشیر“ ہے۔ آپ پہاں پر ضرور آئیں اور قدرت کے حسن کا ناظراہ کریں۔

## روشن خیالات



آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں پر آسانی کرو اور خوشی کی بات سناؤ، نفرت نہ دلاو۔

رسول پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ جب دو آدمی ملتے ہیں تو پہلے کون سلام کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ خود انہوں میں سے اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اپنے بچوں کو نبی پاک ﷺ کی سنت سکھاؤ، وہ خود جان جائیں گے کہ تہذیب کسے کہتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ ہے جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں کبھی کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسکرا کر یکھنا بھی صدقہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا:

کی محمد ﷺ سے وفات نے تو ہم تیرے ہیں  
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں



## اقبال کا پیغام

ریحانہ نزہت اعوان

نیند ہی پوری کر رہوں۔“  
اس جواب پر حسن نے مسکراتے ہوئے کہا.....” بھی  
مانا کہ تم ہی ہمیشہ ٹاپ کرتے ہو لیکن صرف پڑھنا اور ٹاپ کرنا ہی  
زندگی کا حسن نہیں۔ زندگی میں جیتنے کے کچھ اور بھی تقاضے  
ہوتے ہیں۔“  
حمزہ طنزیہ انداز سے بولا.....” یار! یہ سب کتابی باتیں  
ہیں..... ویسے تم آج کل کون سے پہاڑ توڑ رہے ہو؟“  
حسن بولا..... یہ بات ٹھیک ہے کہ میں کوئی پہاڑ نہیں  
توڑ رہا لیکن تمہاری طرح بستر بھی تو نہیں توڑ رہا۔“  
” اچھا پھر تم دن بھر کیا کرتے ہو؟“ حمزہ سر کھجاتے  
ہوئے بولا۔

” میں نے تو نوجوانوں کی ایک بامقصد اور رضا کار  
تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ہم اپنی مدد آپ کے تحت  
عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں۔ ہم نوجوانوں کو  
بہتر زندگی کے گرسکھانے کے کے لئے سکالرز اور موٹیویشنل  
سپیکرز کے لیکھرز کا اہتمام کرتے ہیں۔ موقع کی مناسبت سے  
مختلف سکولوں کے مابین ہم نصابی سرگرمیوں یا کھیلوں کے

حمزہ اٹھ بھی جاؤ! آخر کب تک سوتے رہو گے؟ دن  
چڑھے تک سونا اچھی بات نہیں ہوتا خوست چھا جاتی ہے۔ حمزہ یہ  
اور اس طرح کی کئی آوازیں ہر صبح کئی بار سنتا اور پھر انہیں نظر



انداز کر کے منہ تکیے کے نیچے دبا کر سو جاتا۔ یہ اس کا معمول بن  
چکا تھا۔ آج بھی اس نے بمشکل آنکھیں کھول کر گھری پروفت  
دیکھا تو دن کے گیارہ نج رہے تھے۔

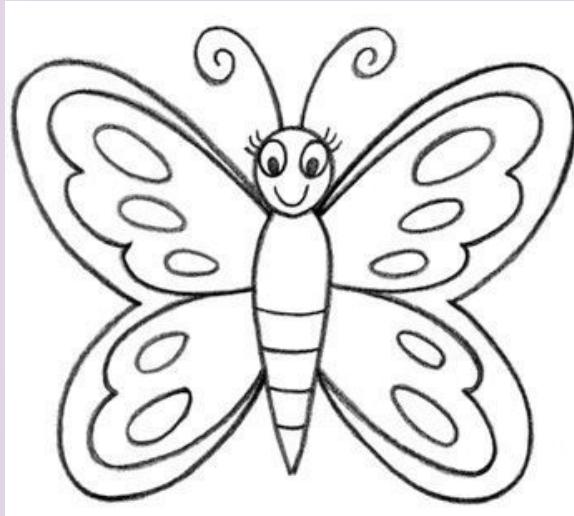
” اف..... ابھی اٹھ کر کیا کروں گا؟“ اس نے پھر  
آنکھ موند لی۔ کچھ دیر بعد اسی کا کلاس فلیو حسن آگیا اس سے ملنے  
کے لیے اور اسے بالآخر اٹھنا ہی پڑا۔ حسن نے اس کے بو جھل  
پن کو بھانپتے ہوئے پوچھا..... ” طبیعت تو ٹھیک ہے، ابھی تک  
کیوں سور ہے تھے؟“

حمزہ کندھوں کو ایک سائز کرنے کے انداز میں گھماتے  
ہوئے بولا..... ” یار! مجھے کوئی کام نہیں ہوتا اس لئے اٹھنے کو جی  
ہی نہیں چاہتا۔ امتحانوں میں اتنا جاگ چکا ہوں اب تو بس اپنی





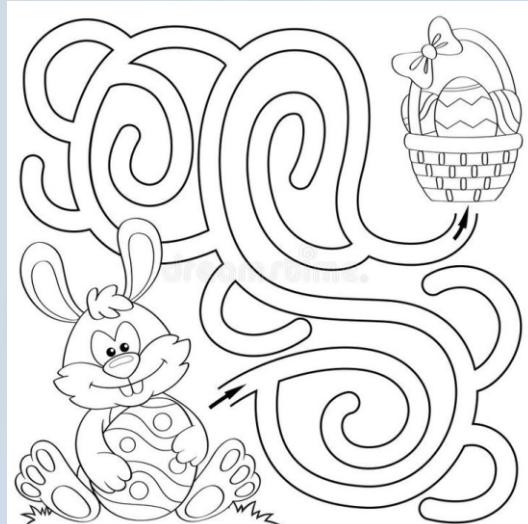
تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ رضا کار تنظیم کے نوجوان صدر حسن نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مقابلے کا مقصد نوجوانوں کو اقبال کے پیام سے نہ صرف متعارف کروانا ہے بلکہ انہیں اس پر عمل پر ابھارنا تھا۔ تقریر کا موضوع تھا..... ”آج کا نوجوان اور اقبال کا پیغام“۔ چھوٹے چھوٹے مقررین پر جوش انداز میں مشکل الفاظ بمشکل ادا کرتے ہوئے تقاریر جس انداز میں کر رہے تھے اس سے صاف ظاہر تھا کہ انہیں یہ تقاریر یاد کروانے میں بہت محنت کی گئی ہے مقابلہ بہت سخت لیکن سبھی کی تیاری بہت عمده تھی مہمان خصوصی نے اسٹیچ پر آ کے اس تقریب کی



میرے دوستوں مجھ میں رنگ بھرے

مقابلے کر داتے ہیں۔ اور ہاں ہفتے کے چار دن ان بچوں کو پڑھاتے بھی ہیں جو باقاعدہ سکول نہیں جاسکتے۔ کل شام چار بجے سکول ہال میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے حوالے سے ایک تقریری مقابلے کا اہتمام ہے۔ تمہیں اسی کے لئے مدعو کرنے آیا تھا۔ تم آؤ گے تو مجھے خوشی ہوگی۔“

حمزہ نے آنے کا وعدہ کیا تو حسن نے یہ کہہ کر رخصت لی کہ مجھے ابھی بہت سے کام نہیں ہیں۔ کل ملتے ہیں، انشاء اللہ اگلے دن حمزہ وقت مقرر پر ہال میں موجود تھا۔ حمزہ نے دیکھا کہ سکولوں اور کالجوں کے چاق و چوبنڈڑ کے (جنہوں نے انتظامیہ کے بیچ لگا رکھے تھے) چاکدستی سے مختلف کام انجام دے رہے تھے۔ حمزہ نے سوچا اگر انسان چاہے تو ثابت صرفوفیت کے کئی بہانے تلاش کئے جاسکتے ہیں۔ ساڑھے چار بجے تقریب کا آغاز ہوا۔ مقابلے میں میٹرک تک کے ہر عمر کے طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ نامی گرامی اقبال شناس شخصیت



خرگوش میاں کو ان کی ٹوکری تک پہنچائیں۔

☆☆☆

☆ ایک چور نے گھر کے مالک کو جگاتے ہوئے پوچھا.....  
 ”سونا کہاں ہے.....؟“  
 گھر کا مالک آنکھیں ملتے ہوئے بولا.....”یار! جہاں  
 چاہو سو جاؤ سارا گھر خالی پڑا ہے۔“

☆☆☆

☆ ایک فقیر نے گھر کے دروازے کی گھنٹی بجاتے ہوئے  
 صدالگائی.....”ہے کوئی سخنی جو اس فقیر کی مدد کرے.....؟“  
 اندر سے آواز آئی .....”گھر میں کوئی نہیں۔“  
 فقیر بولا.....”تو کیا یہ آواز گھنٹی کی ہے۔“

☆☆☆

☆ استاد (دولڑکوں سے).....”تم آپس میں کیوں سر ٹکرا  
 رہے ہو؟“  
 ایک لڑکا.....”جناب آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ریاضی  
 میں پاس ہونے کے لیے دماغ لڑانا پڑتا ہے۔“

☆☆☆

☆ ایک بچ کی لکھائی بہت خراب تھی۔ استاد نے اس کی  
 کاپی پڑکھا۔ صاف صاف لکھا کرو۔“  
 دوسرا دن شاگرد نے کہا ماسٹر صاحب! آپ نے  
 کاپی پر کیا لکھا تھا، پڑھا ہی نہیں جا رہا تھا۔“

☆☆☆

منہجنت ٹیم اور مقابلے کے شرکاء کی تیاری کروانے والے حسن کو  
 خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے اپنے وقت کا اچھا استعمال کر  
 کے اس تقریب کو چار چاند لگائے ہیں اور اس تقریب کی کامیابی  
 کا تمام سہرا حسن کے نام ہی جاتا ہے تو پیارے بچوں سے یہ نتیجہ  
 اخذ ہوتا ہے کہ محنت میں عظمت ہے اور جو لوگ اپنے وقت کو سوکر  
 گزار دیتے ہیں وہ پیچھے رہ جاتے ہیں۔



ابو بکر۔ اسلام آباد

زو نیرہ شفیق۔ جنگ صدر

### ہنسنا منع ہے!

☆ ایک طالب علم چوتھی بار بھی فیل ہو گیا تو اس کے  
 دوستوں نے اس سے پوچھا.....”اس دفعہ گھروالوں کو کیا بتاؤ  
 گے.....؟“

طالب علم بولا.....”میں نے تو گھر خط بھی لکھ دیا ہے کہ  
 رزلٹ آؤٹ ہو چکا ہے اور اس دفعہ بھی حالات معمول کے  
 مطابق ہیں۔“

## تہام ماڈل کے نام

کھٹن را ہوں کا آسان سفر لگتا ہے  
یہ میری ماں کی دعاؤں کا شمر لگتا ہے



شافع عزیز۔ راولپنڈی



محمد سجان۔ اسلام آباد



زونیشہ قاطمہ۔ اسلام آباد



معصومہ۔ جہنگ صدر

## علامہ اقبال کے اشعار

انتخاب: محمد سجان: دوئم پنک

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے  
جنہیں تو نے بخشنا ہے ذوقِ خدائی



خودی کو کر بلند اتنا کہ بلند اتنا کہ ہر تقریر سے پہلے  
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے



نہ تو زمین کے لیے نہ آسمان کے لیے  
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے



## دعا

اللہ مجھے علم و حکمت عطا کر  
جہاں میں مجھے شان و عظمت عطا کر  
منور کروں روشنی سے جہاں کو  
مجھے وہ چراغ ہدایت عطا کر  
کئی سومنات اب میرے سامنے ہیں  
مجھے غزنوی کی شجاعت عطا کر  
میرے ننھے سے دل میں ہمیشہ خدا یا  
غیریوں ، تیمبوں کی الفت عطا کر  
جہاں میں سحر سا اجالا ہو ہر سو  
وہ ذوق عمل اور ہمت عطا کر

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو شدن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید تحریخ خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایڈنیشنریشن)

## عطیات

### SULTANA FOUNDATION Fund Raising Programme For The Month of November 2022

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	
<b>DONATION</b>					
01-Nov-2022	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6386	25,000	Islamabad
03-Nov-2022	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6387	2,000	FoF
08-Nov-2022	DD1-0700	Mrs. Aliya Hasan	6388	80,000	Islamabad
24-Nov-2022	DD1-0231	Dr. Saamia Ahmed	6390	50,000	Islamabad
30-Nov-2022	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6391	5,000	FoF
<b>Total</b>				<b>162,000</b>	
<b>ZAKAT</b>					
07-Nov-2022	DD1-2141	Mr. Hasan Rana	Z/2005	10,000	Islamabad
21-Nov-2022	DD1-0134	Sara Noor Ehsan	Z/2006	100,000	Islamabad
21-Nov-2022	DD1-0133	Shzaa Asim	Z/2007	100,000	Islamabad
<b>Total</b>				<b>210,000</b>	
<b>RRMSC</b>					
11-Nov-2022	DD1-2148	Ms. Alaima Tariq	6389	8,000	Islamabad
<b>Total</b>				<b>8,000</b>	
<b>MATERIAL DONATION</b>					
14-Nov-2022	MD-0017	Dr. Nadeem Naeem	M/1218	Misc. Maintenance work in SF Building	Islamabad
<b>Total Donation in November 2022</b>				<b>380,000</b>	
<b>Total Donation from July 2022 to November 2022</b>				<b>G. Total</b>	<b>2,708,400</b>

### Accounts

Title: Sultana Foundation  
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)  
IBAN: PK02SONE0016020005255978  
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust  
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)  
IBAN: PK31NBPA2067003008674758  
NBP - National Bank of Pakistan

**SULTANA FOUNDATION**  
**Fund Raising Programme**  
**For The Month of December 2022**

DATE	DD. NO	NAME	R.NO.	Amount (Rupees)	
<b>DONATION</b>					
06-Dec-2022	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6392	25,000	Islamabad
19-Dec-2022	DD1-2049	Al Mujtaba Education Trust	6394	245,000	Islamabad
19-Dec-2022	DD1-0486	Mr. Farooq Hameed & Mrs. Tahira Farooq	6395	500,000	Islamabad
22-Dec-2022	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6396	40,500	Islamabad
22-Dec-2022	DD1-0231	Dr. Saamia Ahmed	6397	16,000	Islamabad
23-Dec-2022	SD-2121	Maj. Gen.(Retd.) Dr. Iftikhar Hussain	6398	5,000	Islamabad
23-Dec-2022	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6399	2,000	Islamabad
23-Dec-2022	DD1-0600	M. Zaid Amjad (Friends of Foundation)	6400	2,000	Islamabad
<b>Total</b>				<b>835,500</b>	
<b>ZAKAT</b>					
21-Dec-2022	DD1-0390	Mrs. Farah Gul Baqai	Z/2008	20,000	Islamabad
<b>Total</b>				<b>20,000</b>	
<b>RRMSC</b>					
12-Dec-2022	DD1-2148	Ms. Alaima Tariq	6393	8,000	Islamabad
<b>Total</b>				<b>8,000</b>	
<b>MATERIAL DONATION</b>					
20-Dec-2022	FD-2119	Mr. Sharif Baloch	M/1219	Scanner	Islamabad
22-Dec-2022	MD-0011	Mr. Hassan Naeem	M/1220	Table Tennis with Equipment	Islamabad
<b>Total Donation in December 2022</b>				<b>863,500</b>	
<b>Total Donation from July 2022 to December 2022</b>				<b>3,571,900</b>	

**Accounts**

Title: Sultana Foundation  
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)

IBAN: PK02SONE0016020005255978  
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust  
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)

IBAN: PK31NBPA2067003008674758  
NBP - National Bank of Pakistan

## تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنئے!

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانزاد فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مختیّر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحتی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایڈمنیسٹریشن)



### Student Sponsorships

<b>School Students</b>	
<b>Girls College Students</b>	
<b>Science/Commerce – College Students</b>	
<b>Institute if Technology Students</b>	
<b>BS (Acc &amp; Fin) Students (Masters)</b>	
<b>Special School Students</b>	
<b>Vocational Students</b>	
<b>Street Children Education Student</b>	
<b>Nursing/Assistant Health Officer Student</b>	

Monthly	Annual*	*other Charges Included
Rs: 1,800/-	Rs: 25,600/-	Till Matric
Rs: 2,300/-	Rs: 31,600/-	1-4 years
Rs: 2,600/-	Rs: 35,700/-	1-4 years
Rs: 2,600/-	Rs: 38,100/-	1-3 years
Rs: 5,000/-	Rs: 68,000/-	1-2 years
Rs: 3,200/-	Rs: 38,400/-	Till Matric
Rs: 1600/-	Rs: 21,200/-	1 Year
Rs: 1,300/-	Rs: 15,600/-	Till Primary
Rs: 3,000/-	Rs: 36,000/-	1 Year

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

#### Accounts

Title: Sultana Foundation  
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)  
  
IBAN: PK02SONE0016020005255978  
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust  
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)  
  
IBAN: PK31NBPA2067003008674758  
NBP - National Bank of Pakistan



انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ سکلز انٹری ٹیپوٹ کی جانب سے فری گراف ڈیزائن کورس۔ پرس سلطانہ ڈگری کا لج  
براۓ خواتین کی طالبات کو اس کا تعارف، اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن بواائزہائی سکول۔ اول 11 بمقابلہ نیو 11 دوستانہ ہاکی میچ کا اہتمام کیا گیا۔ دونوں ٹیموں نے بہترین کھیل  
کا مظاہرہ کیا۔ چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن ڈاکٹر ندیم نعیم نیچ کے مہماں خصوصی تھے۔



بانی چینگی میں۔ ڈاکٹر نعیم غنی

## معاشرے کی ترقیت پا اختیار ہا گر طارہ ہاتھیت افراد

ہمارے وطن عزیز کا سب سے بڑا سرمایہ اس کے افراد ہیں۔ کسی ملک کی وقعت اور طاقت اس کے افراد ہی ہوتے ہیں۔ خالق نے ہر فرد میں بے پناہ توانائی اور صلاحیت رکھ دی ہیں۔ اس توانائی کو استعمال کرنے کے لئے حیات انسانی کو مسلسل تربیت کی ضرورت رہتی ہے۔ حقیقت میں زندگی مسلسل تربیت کا نام ہے۔ ایک تربیت یافتہ فرد ایک غیر تربیت یافتہ بھیڑ سے زیادہ فعال ہوتا ہے۔ فرد کی تربیت کے علاوہ اس کے راستے سے چھوٹی یا بڑی رکاوٹوں کو دور کرنا معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہنتی ہے تاکہ وہ فرد اپنی صلاحیتوں کو بلار کا وٹ بروئے کار لاسکے۔

تربیت دینے اور رکاوٹوں کو دور کرنے کے علاوہ ہمیں ہر فرد کو با اختیار اور ذمہ دار بنانا ہے۔ تربیت میں اخلاقی، امر و نواہی کے علاوہ علم، پیشہ و رانہ تربیت اور روزمرہ کی سماجی زندگی میں در پیش آنے والے مسائل سے متعلق واقفیت اور تربیت کسی فرد کی صلاحیت کو بڑھانے کے بنیادی ستون ہیں۔

